Postal Reg.No:PB/1023/2001

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 50
شمارہ 29

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

27 ربیع الثانی 1422 ہجری 19 وفا 1380 ہش 19 جولائی 2001ء

اخبار احمدیہ

قادیان 14 جولائی (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

کل حضور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور سابقہ مضمون کو جاری رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفات کی قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات سے بصیرت افروز تفسیر بیان فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت وسلامتی کامل شفایابی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جب دل میں پاکیزگی اور طہارت پیدا ہوتی ہے تو اس میں ترقی کے لئے ایک خاص طاقت اور قوت پیدا ہو جاتی ہے

”خوب یاد رکھو کہ کبھی روحانیت صعود نہیں کرتی جب تک دل پاک نہ ہو۔ جب دل میں پاکیزگی اور طہارت پیدا ہوتی ہے تو اس میں ترقی کے لئے ایک خاص طاقت اور قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر اس کے لئے ہر قسم کے سامان مہیا ہو جاتے ہیں اور وہ ترقی کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کو دیکھو کہ بالکل اکیلے تھے اور اس بیکسی کی حالت میں دعویٰ کرتے ہیں ﴿یَآ اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا﴾ کون اس وقت یہ خیال کر سکتا تھا کہ یہ دعویٰ ایسے بے یار ومددگار شخص کا بار آور ہوگا۔ پھر ساتھ ہی اس قدر مشکلات آپ کو پیش آئے کہ ہمیں تو ان کا ہزارواں حصہ بھی نہیں آیا۔ وہ زمانہ تو ایسا زمانہ تھا کہ سکھا شاہی سے بھی بدتر تھا۔ اب تو گورنمنٹ کی طرف سے پورا امن اور آزادی ہے۔ اس وقت ایک چالاک آدمی ہر قسم کی منصوبہ بازی سے جو کچھ چاہتا دکھ پہنچاتا۔ مگر مکہ جیسی جگہ میں اور پھر عربوں جیسی وحشیانہ زندگی رکھنے والی قوم میں آپ نے وہ ترقی کی کہ جس کی نظیر دنیا کی تاریخ پیش نہیں کر سکتی۔ اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے کہ خود ان کی مذہبی تعلیم اور عقائد کے خلاف انہیں سنایا کہ یہ لات اور عزیٰ جن کو تم اپنا معبود قرار دیتے ہو یہ سب پلید اور حطبِ جہنم ہیں۔ اس سے بڑھ کر اور کون سی بات عربوں کی ضدی قوم کو جوش دلانے والی ہو سکتی تھی۔ لیکن انہیں عربوں میں آنحضرت ﷺ نے نشوونما پایا اور ترقی کی۔ انہیں میں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسے بھی نکل آئے۔ اس سے ہمیں امید ہوتی ہے کہ انہیں مخالفوں سے وہ لوگ بھی نکلیں گے جو خدا تعالیٰ کی مرضی کو پورا کرنے والے اور پاک دل ہونگے اور یہ جماعت جو اس وقت تیار ہوئی ہے آخر انہیں میں سے آئی ہے۔

کئی دفعہ میر صاحب (حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ مراد ہیں۔ مرتب) نے ذکر کیا کہ دلی سے کوئی امید نہیں رکھنی چاہئے مگر میرے دل میں یہی آتا ہے کہ یہ بات درست نہیں۔ دلی میں بھی بعض پاک دل ضرور چھپے ہوئے ہونگے جو آخر اس طرف آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جو ہمارا تعلق دلی سے کیا ہے یہ بھی خالی از حکمت نہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ہم کبھی ناامید نہیں ہو سکتے۔ آخر خود میر صاحب بھی دلی کے ہی ہیں۔ غرض یہ کوئی ناامید کرنے والی بات نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ کا پاک اور کامل نمونہ ہمارے سامنے ہے کہ مکہ والوں نے کیسی مخالفت کی اور پھر اسی مکہ میں سے وہ لوگ نکلے جو دنیا کی اصلاح کرنے والے ٹھہرے۔ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ انہیں میں سے تھے۔ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ جن کی بابت آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکر کی قدر و منزلت اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس بات سے ہے جو اس کے دل میں ہے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ انہیں مکہ والوں میں سے تھے۔ حضرت عمرؓ بڑے بھاری مخالف تھے یہاں تک کہ ایک مرتبہ مشورہ قتل میں بھی شریک اور قتل کے لئے مقرر ہوئے لیکن آخر خدا تعالیٰ نے ان کو وہ جوش اظہار اسلام کا دیا کہ غیر قومیں بھی ان کی تعریفیں کرتی اور ان کا نام عزت سے لیتی ہیں۔ غرض ہم کو وہ مشکلات پیش نہیں آئے جو آنحضرت ﷺ کو پیش آئے۔ باوجود اس کے آنحضرت ﷺ فوت نہیں ہوئے۔ جب تک پورے کامیاب نہیں ہو گئے۔ اور آپ نے ﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا﴾ کا نظارہ دیکھ نہ لیا۔

آج ہمارے مخالف بھی ہر طرح کی کوشش ہمارے نابود کرنے کی کرتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکے اور انہوں نے دیکھ لیا ہے کہ جس قدر مخالفت اس سلسلہ کی انہوں نے کی ہے اسی قدر ناکامی اور نامرادی ان کے شامل حال رہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو بڑھایا ہے۔ یہ تو خیال کرتے اور رائے لگاتے ہیں کہ یہ شخص مر جاوے گا اور جماعت متفرق ہو جاوے گی۔ یہ فرقہ بھی دوسرے فرقہ برہموؤں وغیرہ کی طرح ہے کہ جن میں کوئی کشش نہیں ہے اس لئے اس کے ساتھ ہی اس کا خاتمہ ہو جاوے گا مگر وہ نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ نے خود ارادہ فرمایا ہے کہ اس سلسلہ کو قائم کرے اور اسے ترقی دے۔ کیا آنحضرت ﷺ، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فرقے نہ تھے۔ اس وقت ان کے مخالف بھی یہی سمجھتے ہونگے کہ بس اب ان کا خاتمہ ہے لیکن خدا تعالیٰ نے ان کو کیسا نشوونما دیا اور پھیلایا۔ ان کو سوچنا چاہئے کہ اگر کوئی فرقہ تھوڑی سی ترقی کر کے رک جاتا ہے تو کیا ایسے فرقوں کی نظیر موجود نہیں جو عالم پر محیط ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے ارادوں پر نظر کر کے حکم کرنا چاہئے۔ جو لوگ رہ گئے اور ان کی ترقی رک گئی ان کی نسبت ہم یہی کہیں گے کہ وہ اس کی نظر میں مقبول نہ تھے۔ وہ اس کی نہیں بلکہ اپنی پرستش چاہتے تھے۔ مگر میں ایسے لوگوں کی نظیر پیش کرتا ہوں جو اپنے وجود سے جل جاویں اور اللہ تعالیٰ ہی کی عظمت اور جلال کے خواہشمند ہوں۔ اس کی راہ میں ہر دکھ اور موت کے اختیار کرنے کو آمادہ ہوں۔ پھر کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں تباہ کر دے؟ کون ہے جو اپنے گھر کو خود تباہ کر دے؟ ان کا سلسلہ خدا تعالیٰ کا سلسلہ ہوتا ہے اس لئے وہ خود اسے ترقی دیتا ہے اور اس کی نشوونما کا باعث ٹھہرتا ہے۔“ (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۲۶ تا ۲۸)

اکیسویں صدی کا پہلا جلسہ سالانہ قادیان

8-9-10 نومبر 2001ء کو ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال بھی رمضان المبارک کے پیش نظر 110 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 8-9-10 نبوت 1380 ہش بمطابق 8-9-10 نومبر 2001ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے اس بابرکت سفر کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اور دعائیں کرتے رہیں کہ مرکز احمدیت قادیان دار الامان کا یہ جلسہ سالانہ غیر معمولی برکتوں کا حامل ہو۔

مجلس مشاورت بھارت

اسی طرح جلسہ سالانہ کے اختتام پر مورخہ 11/ نومبر بروز اتوار جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی تیرہویں مجلس مشاورت ہوگی۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

دیو بندیوں کے عاشق رسولؐ غیر مسلم شعراء

.........۲.........

گزشتہ گفتگو میں ہم نے بتایا تھا کہ احمدیوں کی طرف سے جب یہ کہا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی امام مہدی و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے عاشق رسول ہیں کہ اس کی نظیر چودہ سو سال میں ملنا مشکل ہے اور یہ کہ عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نتیجہ میں ہی ان کو یہ رتبہ ملا ہے تو دیو بندی حضرات اس کے مقابل پر یہ لن ترانی ہانکتے ہیں کہ اگر چند منثور و منظوم کلام لکھنے کے نتیجہ میں کوئی عاشق رسول بن سکتا ہے اور مرتبۂ نبوت حاصل کر سکتا ہے تو پھر ان غیر مسلم شعراء کے متعلق کیا خیال ہے جنہوں نے سیرت رسول پر کتابیں لکھی ہیں یا نعتیہ شاعری میں پیش پیش ہیں گویا ان کے نزدیک غیر مسلم مضمون نگار یا شعراء حضرات باوجود بت پرست باطل پرست یا دہریہ ہونے کے بھی چند مضامین یا اشعار لکھنے کے نتیجہ میں اس قابل ہو سکتے ہیں کہ ان کو بھی رتبہ مہدویت مل جانا چاہئے نعوذ باللہ من ذالک ان کی اس گھٹیا سوچ پر تو ہم کچھ تبصرہ کرنے سے قاصر ہیں۔ لیکن اس موقع پر ہم یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ غیر مسلم مضمون نگار یا شعراء تو در کنار کسی مسلم مضمون نگار یا شاعر نے بھی آنحضرت ﷺ کی شان میں ایسی عارفانہ تحریرات پیش نہیں کیں جیسی کہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی علم و معرفت بصیرت و حکمت سے بھرپور تحریرات ہیں جن کو پڑھنے سے انسان عجیب قسم کی وجدانی کیفیت اور روحانی سرور میں مبتلا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ بعض بڑے بڑے دیو بندی علماء نے بھی آپ علیہ السلام کی تحریرات کو اپنی کتب کے لئے چرانے میں فخر محسوس کیا ہے چنانچہ دیو بندیوں کے ''مجدد الملت'' مولانا اشرف علی تھانوی کی کتاب ''احکام اسلام عقل کی نظر میں'' ایسے ہی علمی سرقہ کا ایک شاہکار ہے جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد کتب سے اخذ کر کے لکھی گئی ہے۔

علاوہ اس کے ہم اپنے گزشتہ مضمون میں یہ بھی عرض کر چکے ہیں کہ ہم حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو امام مہدی و مسیح موعود صرف اس لئے ہی نہیں مانتے کہ آپ کی کتب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں عارفانہ کلام ہے اور وہ عارفانہ کلام تمام مسلم بزرگان کے کلام سے افضل و برتر ہے یہ تو صرف ایک ضمنی دلیل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس عاشقانہ کلام کے علاوہ آپ کی تمام فعلی زندگی بھی عشق رسول سے بھرپور تھی جس کا تذکرہ ہم انشاء اللہ آئندہ گفتگو میں کریں گے سردست ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام سے عشق رسول سے بھرپور چند نثری و شعری نمونے پیش کرتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں:۔

''جب سے کہ آفتاب صداقت ذات بابرکات آنحضرت ﷺ دنیا میں آیا اسی دم سے آج تک ہزار ہا نفوس جو استعداد اور قابلیت رکھتے تھے متابعت کلام الٰہی اور اتباع رسولِ مقبول سے مدارج عالیہ مذکورہ بالا تک پہنچ چکے ہیں۔ اور پہنچتے جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ اسقدر ان پر پے در پے اور علی الاتصال تلطفات و تفضلات وارد کرتا ہے اور اپنی حمائتیں اور عنائتیں دکھلاتا ہے کہ صافی نگاہوں کی نظر میں ثابت ہو جاتا ہے کہ وہ لوگ منظور ان نظر احدیت ہیں جن پر لطف ربانی کا ایک عظیم الشان سایہ اور فضل یزدانی کا ایک جلیل القدر پیرایہ ہے اور دیکھنے والوں کو صریح دکھائی دیتا ہے کہ وہ انعامات خارقِ عادت سے سرفراز ہیں اور کراماتِ عجیب و غریب سے ممتاز ہیں اور محبوبیت کے عطر سے معطر ہیں اور مقبولیت کے فخروں سے مفتخر ہیں اور قادرِ مطلق کا نور ان کی صحبت میں ان کی توجہ میں ان کی ہمت میں ان کی دعا میں ان کی نظر میں ان کے اخلاق میں ان کی طرز معیشت میں ان کی خوشنودی میں ان کے غضب میں ان کی رغبت میں ان کی نفرت میں ان کی حرکت میں ان کے سکون میں ان کے نطق میں ان کی خاموشی میں ان کے ظاہر میں ان کے باطن میں ایسا بھرا ہوا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ایک لطیف اور مصفا شیشہ ایک نہایت عمدہ عطر سے بھرا ہوا ہوتا ہے اور ان کے فیض صحبت اور ارتباط اور محبت سے وہ باتیں حاصل ہو جاتی ہیں کہ جو ریاضت شاقہ سے حاصل نہیں ہو سکتیں۔ اور انکی نسبت ارادت اور عقیدت پیدا کرنے سے ایمانی حالت ایک دوسرا رنگ پیدا کر لیتی ہے اور نیک اخلاق کے ظاہر کرنے میں ایک طاقت پیدا ہو جاتی ہے اور شوریدگی و امارگی نفس کی رو بکمی ہونے لگتی ہے اور اطمینان اور حلاوت پیدا ہوتی جاتی ہے۔ اور بقدر استعداد اور مناسبت ذوق ایمانی جوش مارتا ہے اور انس اور شوق ظاہر ہوتا ہے۔ اور التذاذ بذکر اللہ بڑھتا ہے اور ان کی صحبتِ طویلہ سے بضرورت یہ اقرار کرنا پڑتا ہے کہ وہ اپنی ایمانی قوتوں میں اور اخلاقی حالتوں میں اور انقطاع عن الدنیا میں اور توجہ الی اللہ میں اور محبت الٰہیہ میں اور شفقت علی العباد میں اور وفا اور رضا اور استقامت میں اس عالی مرتبے پر ہیں جن کی نظیر دنیا میں نہیں دیکھی گئی اور عقل سلیم فی الفور معلوم کر لیتی ہے کہ وہ بند اور زنجیر ان کے پاؤں سے اتارے گئے ہیں جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہیں اور وہ تنگی اور انقباض ان کے سینہ سے دور کیا گیا ہے جس کے باعث سے دوسرے لوگوں کے سینے منقبض اور کوفتہ خاطر ہیں۔ ایسا ہی وہ لوگ تحدیث اور مکالمات حضرت احدیت سے بہ کثرت مشرف ہوتے ہیں اور متواتر اور دائمی خطابات کے قابل ٹھہر جاتے ہیں اور حق جل وعلا اور اس کے مستعد بندوں میں ارشاد اور ہدایت کے لئے واسطہ گردانے جاتے ہیں انکی نورانیت دوسرے دلوں کو منور کر دیتی ہے اور جیسے موسم بہار کے آنے سے نباتی قوتیں جوش زن ہو جاتی ہیں ایسا ہی ان کے ظہور سے فطرتی نور طبائع سلیمہ میں جوش مارتے ہیں اور خود بخود ہر ایک سعید کا دل یہی چاہتا ہے کہ اپنی سعادت مندی کی استعدادوں کو بکوشش تمام منصۂ ظہور میں لاوے اور خواب غفلت کے پردوں سے خلاصی پاوے اور معصیت اور فسق و فجور کے داغوں سے اور جہالت اور بے خبری کی ظلمتوں سے نجات حاصل کرے سوان کے مبارک عہد میں کچھ ایسی خاصیت ہوتی ہے اور کچھ اس قسم کا انتشار نورانیت ہو جاتا ہے کہ ہر ایک مومن اور طالب حق بقدر طاقت ایمانی اپنے نفس میں بغیر کسی ظاہری موجب کے انشراح اور شوق دینداری کا پاتا ہے اور ہمت کو زیادت اور قوت میں دیکھتا ہے غرض ان کے اس عطر لطیف سے جو ان کو کامل متابعت کی برکت سے حاصل ہوا ہے ہر ایک مخلص کو بقدر اپنے اخلاص کے حظ پہنچتا ہے ہاں جو لوگ شقی ازلی ہیں وہ اس سے کچھ حصہ نہیں پاتے بلکہ اور بھی عناد اور حسد اور شقاوت میں بڑھ کر ہادیہ جہنم میں گرتے ہیں اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ختم اللّٰہ علی قلوبھم

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۱ تا ۲۴۴) حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

ایک مقام پر آپ فرماتے ہیں۔

''میری حالت جو ہے وہ خداوند کریم خوب جانتا ہے اس نے مجھ پر کامل طور پر اپنی برکتیں نازل کی ہیں اور اتباع نبوی میں ایک گرم جوش فطرت بخش کر مجھے بھیجا ہے کہ تا حقیقی متابعت کی راہیں لوگوں کو سکھلاؤں اور ان کو علمی و عملی ظلمت سے باہر نکالوں جو بوجہ کم توجہی ان پر محیط ہو رہی ہیں۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۴-۳۵)

آپ آئینہ کمالات اسلام میں عربی میں فرماتے ہیں۔

من ایات صدقی انہ تعالیٰ وفقنی باتباع رسولہ واقتداء نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم فما رأیت اثرا من اثار النبی الا قفوتہ ولا جبلا من جبال المشکلات الا علوتہ والحقنی ربی بالذین ھم ینعمون۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۴۸۳)

ترجمہ:۔ میری سچائی کے نشانات میں ایک نشان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے رسول کی اتباع اور پیروی کی توفیق دی ہے میں نے آثار نبویہ میں سے کوئی اثر نہیں دیکھا۔ مگر میں نے اس کی پیروی کی ہے اور مشکلات کے ہر پہاڑ کو سر کیا ہے اور میرے رب نے مجھے ان لوگوں کے ساتھ ملا دیا ہے۔ جن پر اس نے اپنے انعامات کئے ہیں۔

آپ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں۔

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں   دل سے ہیں خدام ختم المرسلیں
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں   خاک راہِ احمدِ مختار ہیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے   جان و دل اس راہ میں قربان ہے

(ازالہ اوہام حصہ دوم)

فارسی کلام کا وجد آفریں نمونہ

جان ودلم فدائے جمال محمد است   خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمدؐ است
دیدم بعین قلب و شنیدم بگوشِ ہوش   در ہر مکان ندائے جمالِ محمدؐ است
ایں چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم   یک قطرۂ زبحرِ کمالِ محمدؐ است
ایں آتشم زآتشِ مہر محمدیؐ است   ویں آبِ من زآبِ زلالِ محمدؐ است

(اخبار ریاض ہند امرتسر مورخہ یکم مارچ ۱۸۸۴ء)

ترجمہ: میرے جان و دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال پر فدا ہیں میری خاک آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کوچہ پر قربان ہے۔

☆ ۔میں نے اپنے دل کی آنکھ سے دیکھا اور ہوش کے کان سے سنا کہ ہر جگہ محمد ﷺ کے جمال کی گونج پائی جاتی ہے۔

☆ ۔معارف کا یہ جاری چشمہ جو میں مخلوقِ خدا کو دے رہا ہوں۔ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال کے سمندر کا ایک قطرہ ہے۔

☆ ۔میری یہ آگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی آگ کا ایک حصہ ہے اور میرا یہ پانی آپؐ کے مصفّٰی پانی سے حاصل کیا ہوا ہے۔ (باقی)   (منیر احمد خادم)

دیں و نشرِ ہدایت کے کام پر ...... مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

خطبہ جمعہ

قرآن کریم کی آیات کے حوالہ سے صفات الٰہیہ کے مضمون کے بیان سے آپ کو قرآن کریم کے کئی معارف معلوم ہوتے چلے جائیں گے

مختلف آیات قرآنیہ کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت رحیم کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ

(حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں موصول ہونے والی ڈاک کے تعلق میں دو اہم نصائح)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۱۸ر مئی ۲۰۰۱ء بمطابق ۱۸ر ہجرت ۱۳۸۰ء ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا. وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكَافِرِيْنَ . ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ .وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (سورة التوبه آيات ۲۶،۲۷)

صفاتِ باری تعالیٰ کا جو مضمون مَیں نے شروع کر رکھا ہے یہ تو ایک ناپیدا کنار سمندر ہے اور صفات کے ادلنے بدلنے کے ساتھ ساتھ، کن صفات کو پہلے لایا جاتا ہے پھر کن کو بعد میں لایا جاتا ہے یہ ایک بہت گہرا مضمون ہے جو ختم ہونے کا نام نہیں لے گا۔ یعنی ہم ختم کرنا نہ بھی چاہیں گے انشاء اللہ لیکن یہ مضمون ختم کرنے کی انسان میں استطاعت نہیں ہے۔ لیکن یہ مجھے خوشی ہے کہ جس طرح حضرت خلیفة المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ خلیفہ کا اصل کام تو قرآن سکھانا ہے اور قرآن کا درس دینا ہے۔ پیچھے مجھے بیماری کی وجہ سے درس دینے کی توفیق نہیں ملی تھی اب اس مضمون کے ساتھ ساتھ مجھے کچھ نہ کچھ درس کی بھی توفیق عطا ہوتی جا رہی ہے۔ ایک قسم کا جسے کہتے ہیں Mini درس ہے لیکن اس کے حوالہ سے آپ کو قرآن کریم کے بہت سے مضامین اور بہت سے مسائل معلوم ہوتے چلے جائیں گے۔

اس آیت کریمہ میں جو مَیں نے ابھی آپ کے سامنے تلاوت کی ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے، پھر اس نے رسول اور مومنین کے دلوں میں سکینت اتاری ﴿وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا﴾ اور تمہارے لئے ایسے لشکر اتارے جن کو تم دیکھ نہیں سکتے تھے۔ ﴿وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ اور کافروں کو عذاب دیا۔ یہاں جو رسول کے اوپر لشکر اتارے جاتے ہیں یا جن کے رعب سے دشمنوں پر ہیبت طاری ہوتی ہے وہ مومنوں کو دکھائی نہیں دیتے لیکن ان کا اثر دکھائی دے دیتا ہے۔ کوئی چیز اپنے اثر سے پہچانی جاتی ہے ورنہ کہا جا سکتا تھا کہ یونہی ایک دعویٰ کر دیا گیا ہے حالانکہ جتنے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے غیروں کے ساتھ غزوات ہوئے ہیں ان میں یہ چیز نمایاں تھی کہ غیر بے حد مرعوب ہو گیا تھا۔ کیوں ہوا تھا کسی کو کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا مگر مرعوب ہونا دکھائی دے رہا تھا تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ قرآن کریم کا کلام اپنی بات پر کتنا حاوی ہے کہ کسی کو یہ کہنے کا موقع نہیں مل سکتا کہ یونہی گپ ماردی گئی ہے، کہہ دیا گیا ہے کہ لشکر اتارے، دکھائی نہیں دیتے۔ کس کو دکھائی دے سکتے تھے، کیونکہ فرشتوں کے لشکر تو لا تعداد ہیں اور دکھائی دے سکتے ہی نہیں بلکہ اثر دکھائی دیتا ہے اور خدا تعالیٰ دکھائی نہیں دیتا۔ اس نے جو کائنات پیدا کی، جو اثرات رکھے وہ دکھائی دیتے ہیں۔ تو جو دیکھتا ہے اس کو دیکھ کر وہ جو نہیں دکھائی دیا تھا وہ اس پر یقین ہو جانا چاہئے۔ پس اس پہلو سے قرآن کریم یہ فرما رہا ہے کہ وہ لشکر تھا اور اس کے نتیجہ میں ایک اور بات تم دیکھ رہے تھے کہ دشمن جو کفر کرنے والے تھے ان پر عذاب نازل ہو رہا تھا۔ تمہارے ہاتھوں بھی مارے جا رہے تھے اور ان لشکروں کے رعب سے بھی مارے جا رہے تھے۔

﴿ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكَافِرِيْنَ﴾ اور کافروں کی یہی جزا ہوا کرتی ہے۔ ﴿ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ﴾ پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرتے ہوئے اس پر جھکا جس کو اس نے پسند فرمایا کہ یہ اس لائق ہے کہ اس کی توبہ قبول کی جائے ﴿وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

پھر ایک اور جگہ قرآن کریم ان لوگوں کو مجبور سمجھتا ہے جو کسی بیماری کی وجہ سے کسی غزوہ میں شریک نہیں ہو سکے یا بیماری کی وجہ سے ویسے سریّوں پر نہ جا سکے۔ فرماتا ہے کہ نہ کمزوروں پر حرج ہے، نہ مریضوں پر اور نہ ان لوگوں پر جو اپنے پاس خرچ کرنے کے لئے کچھ نہیں پاتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے زمانہ میں جو دور کے سفر درپیش ہوتے تھے ان میں کچھ مال بھی خرچ کرنا پڑتا تھا کیونکہ بعض سفر ایسے تھے کہ سواری کے بغیر ممکن نہیں تھا۔ تو ایسے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انہوں نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا لیکن جب تو نے وہ قبول نہ کیا تو اس حال میں لوٹے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔ اب یہ شان صحابہ کی شان کے سوا اور کسے نصیب ہو سکتی ہے۔ جان دینے گئے، جان نہ لی گئی اور اس پر روتے ہوئے واپس چلے گئے۔ تو یہ وہ خاص صحابہ کی شان ہے جو دنیا میں کبھی کسی رسول کے صحابہ کو نصیب نہیں ہوئی۔

﴿لَايَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ﴾۔ مگر شرط یہ ہے کہ ان کا دین اللہ اور رسول کے لئے خالص ہو، ان کی نیتیں ٹھیک ہوں۔ ﴿مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ﴾ جو احسان کرنے والے ہیں ان کے خلاف تم کوئی راہ نہیں پاؤ گے ﴿وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔ (سورة التوبه آيت ۹۱)

پھر اعراب کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَاللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ. اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ . سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ . اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (التوبة : ۹۹) اعراب کے متعلق جیسا کہ بعض دوسری آیات سے پتہ چلتا ہے بار بار ذکر آیا ہے کہ ان میں منافقین بہت تھے مگر قرآن کریم بہت انصاف سے کام لیتا ہے اور فرماتا ہے کہ اعراب میں بھی ایسے لوگ ہیں جن میں کوئی نفاق نہیں ہے۔ وہ تہ دل سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے ہیں اور ﴿وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَاللّٰهِ﴾ اور خرچ کرتا ہے، یعنی وہ اعرابی لوگ اللہ کے رستہ میں خرچ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرنے کے لئے ﴿وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ﴾ اور رسول کی طرف سے سلام حاصل کرنے کے لئے ﴿اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ﴾ خبردار، سنو! یقیناً ان کی یہ قربانیاں ان کے لئے قربت کا نشان ہونگی، قربت کی وجہ بنیں گی۔ ﴿ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ﴾ اللہ ضرور ان کو اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا ﴿اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ کہ اللہ تو بہت زیادہ بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

پھر ایک اور سورۃ التوبہ کی آیت ہے نمبر ۱۰۴،اس میں فرمایا ﴿اَلَمْ یَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَیَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ﴾۔ کیا انہوں نے معلوم نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے سچی توبہ کو قبول کرنے والا ہے۔ ﴿عَنْ عِبَادِهٖ﴾ میں یہ بات ظاہر ہو گئی کہ جو شیطان کے بندے ہوتے ہیں وہ جھوٹے منہ سے توبہ کریں بھی تو توبہ قبول نہیں ہوتی۔ ﴿عَنْ عِبَادِهٖ﴾ اپنے بندوں سے تو وہ توبہ ضرور قبول کرتا ہے ﴿وَیَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ﴾ اور صدقات لے لیتا ہے۔ ﴿وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ﴾ اور یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ صدقات جو اللہ تعالیٰ لیتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کو تو نہیں ملتے، یہ تو اللہ کے بندوں کو ملتے ہیں اور اللہ کے بندوں کو جو اللہ کی خاطر صدقات دیئے جائیں وہ اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرماتا ہے۔ جو اپنے نفس کی خاطر، اپنے نفس کی بڑائی کی خاطر یا کسی اور وجہ سے صدقات دیئے جائیں وہ ضائع چلے جاتے ہیں۔ نہ اللہ کو ملتے ہیں نہ اس کے کسی شریک کو۔ مگر جو خدا کی خاطر صدقے دیئے جاتے ہیں وہی دنیا میں غریبوں کو ہی ملتے ہیں اور اللہ کو براہ راست آپ کچھ بھی عطا نہیں کر سکتے کیونکہ وہ غَنِیٌّ کَرِیْمٌ ہے، ہر چیز سے بہت مستغنی ہے اور اس کو کسی انسانی مال و دولت کی ضرورت نہیں۔

پھر فرمایا سورۃ التوبہ آیت ۱۰۱، ۱۰۲ میں ﴿وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ﴾ اور جو تمہارے ماحول میں اعرابیوں میں سے منافقین ہیں ﴿وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ﴾ اور مدینہ والوں میں سے بھی، صرف یہ نہیں، منافق اعرابیوں میں بھی ملتے ہیں یعنی بدوؤں میں بلکہ مدینہ میں بھی کثرت سے منافقین ہیں جو دن رات رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچایا کرتے تھے اور خاص طور پر یہودی ان میں سب سے پیش پیش تھے۔ فرمایا ﴿مَرَدُوْا عَلَی النِّفَاقِ﴾ وہ نفاق پر جم چکے ہیں۔ ﴿مَرَدُوْا﴾ کا یہ مطلب ہے۔ تُو انہیں نہیں جانتا ہم انہیں جانتے ہیں۔ ہم انہیں دو مرتبہ عذاب دیں گے۔ پھر وہ عذاب عظیم کی طرف لوٹا دیئے جائیں گے۔

سوال یہ ہے کہ ان کو دو دفعہ کیسے عذاب دیا گیا۔ ایک دفعہ تو یہ عذاب دیا گیا کہ انہوں نے جب مدینہ پر حملہ کیا تھا تو مسلمانوں کے ہاتھوں انہیں ہمیشہ زک پہنچی اور کبھی بھی ان کو توفیق نہ ملی کہ مسلمانوں پر کامیاب حملے کر سکیں۔ ہر حملہ کے نتیجہ میں ان کو زک پہنچی اور پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو وہ آندھی چلائی گئی جو غیر معمولی آندھی تھی اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی اسی دنیا میں ان کو دوسرا عذاب ملا۔ اسی طرح یہود جو مدینہ سے نکالے گئے ان کو ایک عذاب یہ ملا اور پھر جب شرارتیں انہوں نے جاری رکھیں تو ان کے اس وطن میں جہاں انہوں نے پناہ لی تھی وہاں مسلمانوں کو فتح عظیم عطا فرمائی اور ان کو پھر دوہری سزا ملی۔ تو یہ دو عذاب تو دنیا کے تھے اور ایک آخرت کا عذاب جو بہت بڑا ہوگا وہ اس کے علاوہ ہے۔

لیکن اس کے باوجود کچھ دوسرے ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا، اب ان سب لوگوں میں سے جنہوں نے شرارتیں بھی کیں، کفر کئے، بہت بار بار ظلم کئے۔ پھر کچھ ایسے بھی تھے جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا۔ انہوں نے اچھے اعمال اور دوسرے بد اعمال ملا جلا دیئے، کچھ اچھے اعمال تھے کچھ بُرے اعمال تھے دونوں ان سے سرزد ہوئے۔ بعید نہیں کہ اللہ ان پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھکے۔ اب بعید نہیں سے مراد یہ ہے کہ ان کی سب کی توبہ ضرور قبول نہیں ہوگی۔ اللہ ان کے دلوں کو دیکھے گا اور ان کے حالات کو دیکھے گا۔ اگر وہ اس لائق ہوئے کہ ان کی توبہ قبول کی جائے تو اللہ تعالیٰ قبول فرما لے گا۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

حضرت امام بخاری اپنی کتاب صحیح بخاری میں سورۃ التوبہ کی اس آیت کریمہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ آج رات دو فرشتے میرے پاس آئے اور مجھے جگایا۔ ہم ایک شہر میں پہنچے جو سونے کی اور چاندی کی اینٹوں سے بنا ہوا تھا۔ وہاں ہمیں بعض ایسے لوگ ملے جن کے بدن کا ایک حصہ تو نہایت خوبصورت تھا اور ایک حصہ نہایت بدصورت۔ یعنی ﴿خَلَطُوْا اَعْمَالَهُمْ﴾ انہوں نے اپنے اعمال ملا جلا دیئے تھے۔ فرشتوں نے ان سے کہا کہ فلاں نہر میں داخل ہو جاؤ۔ وہ اس میں داخل ہو گئے اور پھر جب واپس ہمارے پاس آئے تو ان کی بدصورتی دُور ہو چکی تھی۔ اب یہ نہر استغفار اور توبہ کی نہر ہے۔ ان کو فرشتوں نے حکم دیا کہ تم توبہ اور استغفار کے پانی سے نہاؤ اور یہ ایسا غسل ہے جس کے نتیجہ میں تمہاری برائیاں اور بدصورتیاں دور ہو جائیں گی۔ فرمایا وہ بہت خوبصورت ہو چکے تھے۔ فرشتوں نے مجھ سے کہا کہ یہ جنتِ عدن ہے۔ ان لوگوں کی جنت کو جنت عدن نہیں کہا گیا جس کی توبہ قبول ہوئی تھی بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو جس جنت میں اللہ تعالیٰ نے رکھنا تھا، جس کی خوشخبری دی گئی تھی اس کے متعلق فرمایا۔ چنانچہ اس کے ساتھ ہی فرمایا اور یہیں آپ کا گھر ہے۔

ترجمہ کرنے والے جب خدا رسول اللہ ﷺ سے مخاطب ہوتا ہے تو وہاں آپ کا لفظ استعمال کر لیتے ہیں یہ مناسب نہیں ہے۔ یہ خدا کی شان ہے۔ وہ یہ کہتا ہے اور یہیں تیرا گھر ہے اے محمد! اور یہ بہت زیادہ پیار کا اظہار ہے بہ نسبت آپ کہنا۔ اور وہ لوگ جن کا آدھا بدن خوبصورت اور آدھا بدصورت تھا، وہ ایسے لوگ تھے جنہوں نے اچھے اعمال اور بُرے اعمال کو باہم ملا جلا دیا تھا تاہم اللہ تعالیٰ نے اُن سے صرف نظر فرمایا۔

سورۃ التوبہ ہی کی ۱۱۷ آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ وَالْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ فِیْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ یَزِیْغُ قُلُوْبُ فَرِیْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَیْهِمْ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ﴾۔ اب یہ وہ آیت ہے جہاں ﴿غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ کی بجائے ﴿رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ﴾ فرمایا گیا ہے۔ اور اس میں بھی حکمت ہے۔ ترجمہ اس کا یہ ہے یقیناً اللہ نبی پر اور مہاجرین اور انصار پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھکا جنہوں نے تنگی کے وقت اس کی پیروی کی تھی۔ پس جنہوں نے تنگی کے وقت محمد رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دیا اور پیروی کی ان کے لئے ﴿غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ نہیں فرمایا ﴿رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ﴾ فرمایا۔ ان سے تو اللہ تعالیٰ بہت پیار کرتا ہے، بہت ہی رأفت کا سلوک فرمائے گا۔

﴿مَا كَادَ یَزِیْغُ قُلُوْبُ فَرِیْقٍ مِّنْهُمْ﴾ عسرۃ کا انہوں نے قبول کیا باوجود اس کے کہ ان میں سے بعض لوگوں کے دل ٹیڑھے ہونے پر تیار بیٹھے تھے۔ بہت سخت ابتلاء تھا اور خطرہ تھا کہ بعض لوگ اس ابتلاء کا شکار ہو جائیں گے اس کے باوجود ﴿ثُمَّ تَابَ عَلَیْهِمْ﴾ پھر بھی اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول کرتے ہوئے ان کے استغفار کو قبول فرما لیا۔ توبہ کرتے ہوئے ان پر جھکا ﴿اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ﴾ وہ ایسے لوگوں پر جنہوں نے سختیوں میں آنحضرت ﷺ کا ساتھ دیا تھا بہت ہی رأفت فرمانے والا ہے اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ایک اور آیت سورۃ توبہ آیت ۱۱۸ ہے ﴿وَعَلَی الثَّلٰثَةِ الَّذِیْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰۤی اِذَا ضَاقَتْ عَلَیْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَیْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَیْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَیْهِمْ لِیَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ﴾۔ اور ان تینوں پر بھی اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرتے ہوئے جھکا جو ایک غزوہ میں پیچھے رہ گئے تھے، جو پیچھے چھوڑ دیئے گئے تھے۔ ﴿خُلِّفُوْا﴾ کا مطلب ہے پیچھے چھوڑ دیئے گئے تھے۔ یہاں تک کہ جب زمین ان پر باوجود فراخی کے تنگ ہو گئی اور ان کی جانیں تنگی محسوس کرنے لگیں اور انہوں نے گمان کیا کہ اللہ سے کوئی پناہ کی جگہ نہیں مگر پھر اسی کی طرف۔ وہ ان پر قبولیت کی طرف مائل ہوتے ہوئے جھک گیا تاکہ وہ توبہ کر سکیں۔ یقیناً اللہ ہی بار بار توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

اس واقعہ کی تفصیل جو سورۃ التوبہ میں یہ اشارہ ملتا ہے وہ تین لوگ کون تھے، کیا واقعہ ہوا تھا۔ اس کی تفصیل میں حضرت امام بخاری ایک حدیث درج کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے کعب بن مالکؓ سے "وَعَلَی الثَّلٰثَةِ الَّذِیْنَ خُلِّفُوْا" والے واقعہ کے بارہ میں یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ میری توبہ کی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ مَیں اپنا سارا مال اللہ اور اُس کے رسول کی خاطر صدقہ کر دوں۔ یعنی توبہ کی شرائط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے نہیں رکھی تھیں، انہوں نے اپنے اوپر یہ شرائط فرض کر لی تھیں اور عرض کیا تھا کہ میں نے اپنے اوپر توبہ کرتے ہوئے یہ شرط بھی لگائی ہے کہ میں اپنا سارا مال صدقہ کر دوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اپنا کچھ مال اپنے پاس بھی رکھ، یہ تیرے لئے بہتر ہے۔

اب یہ جو مضمون ہے اس کے متعلق آپ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ سوائے چند استثنائی واقعات کے

QURESHI ASSOCIATES

Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.

Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)
Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992

Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road
Daryaganj New Delhi-110002
(INDIA)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کسی سے ۱/۳ سے زیادہ قبول نہیں کیا کرتے تھے۔ ایک حضرت ابو بکرؓ کا ذکر آتا ہے کہ ان سے سارا مال قبول فرمالیا۔ ایک حضرت عمرؓ کا ذکر آتا ہے کہ ان سے آدھا مال قبول فرمالیا، اس کے سوا باقی سب لوگوں سے پورا مال ان کے گھر کا وصول نہیں کیا کرتے تھے۔ اور یہ بھی ایک وصیت کی شرط ہے کہ ۱/۳ سے زیادہ وصیت نہیں ہو سکتی۔ پس خدا کی راہ میں رسول اللہ ﷺ کا بھی یہی طریق تھا کہ ۱/۳ اموال سے زیادہ نہیں لیا کرتے تھے۔ کسی نے اپنے اوپر شرط بھی لگالی ہو جو ایک قسم کا عہد ہے۔ پھر بھی فرماتے ہیں کہ نہیں تم اپنے اور اپنے بیوی بچوں کے لئے رکھا کرو اور ایک موقع پر فرمایا یہ بہتر ہے ایک شخص کے لئے کہ یہ تیری بیوی بچے بھوکے نہ مریں ان کا حق پورا ادا کرو۔ اگر نہیں کرو گے تو اس سے خرابیاں پھیلیں گی اور وہ خرابیاں آج تک دنیا میں اسی وجہ سے بعض شریروں کے بہکانے کی وجہ سے بچوں میں پھیل جاتی ہیں۔

کئی لوگ ایسے ہیں جنہوں نے وصیتیں کیں، ۱/۳ خدا کی راہ میں خرچ کیا تو ان کی بد قسمت بیویوں نے اپنے بچوں کو بہکایا کہ دیکھو سارا مال تو یہ اپنے مرکز قادیان کو بھیج دیتا ہے۔ یہ تو انہوں نے نہیں کہا کہ اللہ اور رسول کے لئے بھیجتا ہے مگر بہکاتے وقت یہ کہا کہ اپنے مرکز قادیان کو بھیج دیتا ہے۔ تم لوگوں کو کچھ بھی نہیں ملتا۔ پھر وہ بچوں کو سکھایا کرتی تھیں۔ یہ ایسے واقعات ہیں جن کا میں خود گواہ ہوں، ان کے بعض بڑے ہوئے بچوں نے مجھ سے خود ذکر کیا کہ اس طرح ہمیں ہماری ماں نے ہمارے باپوں کے خلاف کیا۔ ہم سے مطالبے کرواتی تھیں کہ اپنے باپ سے کہو ہمیں ایک سائیکل لے دو، ایک موٹر لے دو، ایک موٹر سائیکل لے دو وغیرہ وغیرہ، جو اس کی استطاعت میں ویسے بھی نہیں تھا جب یہ کہتا کہ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا، سادگی سے زندگی گزارو تو وہ ان کو کہا کرتی تھیں دیکھ لیا یہ سارے پیسے تو قادیان بھیج دیتا ہے تم بیچاروں کے لئے کیا رکھا ہے۔

تو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اسی لئے سب مال نہیں لیا کرتے تھے بلکہ فرمایا کرتے تھے کہ اس مال پر تمہاری بیویوں، بچوں کا حق ہے وہ ادا کرو اور پھر جو بچ جائے اس میں سے ۱/۳ سے زیادہ میں قبول نہیں کروں گا، ۱/۳ ہی کافی ہے۔ مگر جو شریر ہوتے ہیں وہ ۱/۳ کے اوپر بھی اعتراض کر دیتے ہیں۔ آج کل بھی شاید ہوتے ہوں لیکن میں پہلے زمانہ کی بات کر رہا ہوں جب میں دورے کیا کرتا تھا، ایسے لوگوں سے میں نے خود ملاقات کی، خود حالات دریافت کئے، ہر جگہ ایسے دوست نظر آئے جن کی ماؤں نے ان کو تباہ کیا۔

ایک سورۃ ھود کی آیت ہے اب یہ سورۃ التوبہ ختم ہوئی اور سورۃ ھود کی آیات ۴۱، ۴۲ ہیں۔

﴿حَتّٰی اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ قُلْنَا احْمِلْ فِیْھَا مِنْ کُلٍّ زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ وَاَھْلَکَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَیْہِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ وَمَآ اٰمَنَ مَعَہٗٓ اِلَّا قَلِیْلٌ. وَقَالَ ارْکَبُوْا فِیْھَا بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ یہاں حضرت نوح کے واقعہ کا ذکر فرمایا گیا ہے جب تنور خوب زور سے اچھل پڑا۔ ﴿قُلْنَا احْمِلْ فِیْھَا مِنْ کُلٍّ زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ وَاَھْلَکَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَیْہِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ وَمَآ اٰمَنَ مَعَہٗٓ اِلَّا قَلِیْلٌ﴾ یہاں تک کہ جب خدا تعالیٰ کا وعدہ آگیا، اس کا امر آگیا، اس کی تقدیر ظاہر ہو گئی اور تنور ابل پڑا یعنی زمین سے بھی بڑے زور سے چشمے پھوٹ پڑے۔ ﴿قُلْنَا احْمِلْ فِیْھَا مِنْ کُلٍّ زَوْجَیْنِ﴾ ہم نے کہا کہ ہر جانور کا جوڑا اس میں رکھ لو، دو دو جوڑے ﴿وَاَھْلَکَ﴾ اور اپنے اہل کو، سوائے اس کے ﴿اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَیْہِ الْقَوْلُ﴾ جس کے خلاف ہمارا فیصلہ صادر ہو چکا ہے۔ اور ان کو بھی رکھ لو خواہ تیرے ظاہری اہل سے نہ ہوں جو ایمان لے آئے ہوں۔

اب یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا جہان کے جانوروں کے جوڑے اس میں رکھے گئے تھے، یہ بالکل ایک جھوٹ خیال ہے۔ یہ بعض علماء اپنی طرف سے یہ بات پیش کرتے ہیں کہ سانپ، بچھو، چیتے، شیر، ہر قسم کے جانور بھیڑئے وغیرہ ہر قسم کے جانوروں کے جوڑے وہاں رکھ لئے گئے تھے۔ اگر سب قسم کے جانوروں کے جوڑے وہاں رکھے جاتے تو وہ کشتی تو کئی ہزار میل لمبی ہونی چاہئے تھی لیکن وہ عام سائز کی کشتی تھی۔ اس سے مراد یہ تھی کہ جن جوڑوں کی تمہیں ضرورت پڑ سکتی ہے یعنی کھانے پینے کے سامان کے لئے کچھ گائیں بھینسیں کچھ بھیڑیں رکھ لو۔ اسی طرح پرندوں کے بعض جوڑے رکھ لو کیونکہ بعض پرندوں نے بھی ان کے کام آنا تھا تو جب یہ سب کچھ ہو گیا اور وہ جوڑے اندر کشتی میں رکھ لئے گئے۔

﴿وَقَالَ ارْکَبُوْا فِیْھَا بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا﴾ کہا اب اس میں بیٹھ جاؤ ﴿بِسْمِ اللّٰہِ﴾ اللہ کا نام لے کر۔ اللہ ہی کے نام سے یہ کشتی چلتی ہے، اس کشتی کا چلنا ہے اور اس کا ٹھہرنا ہے قرار پکڑنا ہے ﴿اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ یقیناً میرا رب بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

پھر سورۃ ھود کی آیت نمبر ۹۱ ہے ﴿وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ اِنَّ رَبِّیْ رَحِیْمٌ وَّدُوْدٌ﴾ تم استغفار کرو اپنے رب کے حضور ﴿ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ﴾ پھر توبہ کرتے ہوئے اس کی طرف جھکو ﴿اِنَّ رَبِّیْ رَحِیْمٌ وَّدُوْدٌ﴾ یہاں رحیم پہلے آیا ہے اور وَدُود بعد میں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بار بار رحم فرمانے والا اور بہت ہی پیار کرنے والا ہے۔ تو یہاں جن لوگوں کا ذکر ہے وہ حضرت ہود کے ساتھ تھے اور بہت قربانی کر کے انہوں نے حضرت ہود کا ساتھ دیا تھا اور قوم نے ان کو نیچا دیکھا اور جھٹلایا اور بہت ہی ذلیل سمجھا۔ تو بظاہر وہ ذلیل آدمی (مگر) خدا سے محبت کرنے والے تھے اور خدا کی محبت پانے والے تھے۔ اس لئے یہاں صرف رحیم نہیں فرمایا بلکہ وَدُود بھی فرمایا ہے۔

اب اس کے بعد ایک آیت ہے سورۃ یوسف آیت ۵۴ ﴿وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ. اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ حضرت یوسف نے جب اپنی پوری پاکیزگی دکھائی، ہر برے فعل سے اجتناب کیا اور خدا کی خاطر جیل میں جانا بھی قبول کر لیا اس کے باوجود یہ کہا ﴿وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ﴾ میں اپنے نفس کو بری الذمہ قرار نہیں دیتا۔ جو کچھ بھی ہوا ہے اللہ کے رحم اور اس کے فضل کے نتیجہ میں ہوا ہے۔ میں بھی تو ایک نفس رکھتا ہوں ﴿لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ﴾ جو بری باتوں کا بہت زور سے اور بار بار حکم دیتا ہے ﴿اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ﴾ مگر اس کا اثر صرف اس پر پڑتا ہے جس پر اللہ رحم فرمائے ﴿اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ﴾ مگر جس پر اللہ رحم فرمائے اس کو اس کا نفس کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ فرمایا کہ مجھ پر اللہ نے رحم فرمایا تھا اس کے نتیجہ میں مَیں ان برائیوں سے بچا ہوں۔ ﴿اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ یقیناً میرا رب بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

اب سورۃ یوسف کی آیت ۵۴ کی تفسیر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"یہ طوفان جو نفسانی خواہشات کے غلبہ سے پیدا ہوتا ہے یہ نہایت سخت اور دریا طوفان ہے جو کسی طرح بجز رحم خداوندی کے دور ہو ہی نہیں سکتا اور جس طرح جسمانی وجود کے تمام اعضاء میں سے ہڈی نہایت سخت ہے اور اس کی عمر بھی بہت لمبی ہے اسی طرح اس طوفان کے دور کرنے والی قوت ایمانی نہایت سخت اور عمر بھی لمبی رکھتی ہے تا ایسے دشمن کا دیر تک مقابلہ کر کے پامال کر سکے اور وہ بھی خدا تعالیٰ کے رحم سے"۔ یعنی خدا تعالیٰ جو توفیق دیتا ہے کہ انسان مضبوطی کے ساتھ راہ حق پر قائم ہو جائے اور اپنے نفس کو شکست دے دے ﴿اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ﴾ جیسا کہ حضرت یوسف نے فرمایا تھا مگر وہ جس پر اللہ رحم کرے۔ فرمایا "وہ بھی خدا تعالیٰ کے رحم سے کیونکہ شہوات نفسانیہ کا طوفان ایک ایسا ہولناک اور پر آشوب طوفان ہے کہ بجز خاص رحم حضرت احدیت کے فرو نہیں ہو سکتا"۔ یعنی انسانی نفس کے جذبات اور شہوات خواہ کسی چیز کے لئے ہوں دنیا کی حرص کے لئے یا جذباتِ شیطانی کے نتیجہ میں جو بھی صورت ہو وہ طوفان بہت خوفناک ہوتا ہے۔

حضرت نوح کا طوفان تو ایک ظاہری طوفان تھا۔ یہ باطن کا طوفان جو ہے اس سے بچ نکلنا اور اس میں نہ ڈوبنا سوائے اللہ کے رحم کے ممکن نہیں ہے۔ "اسی وجہ سے حضرت یوسف کو کہنا پڑا ﴿وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ. اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ﴾" حضرت یوسف کو بھی تو یہ کہنا پڑا تھا کہ میں اپنے نفس کو بری الذمہ نہیں کرتا۔ ﴿اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ﴾ نفس تو یقیناً بار بار اور بڑی شدت سے برائیوں کا حکم دیتا ہے۔ ﴿اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ﴾ سوائے اس کے کہ میرا رب جس پر رحم فرمائے۔ تو دوسروں کے لئے ایک نمونہ قائم فرمادیا کہ مجھے دیکھو مجھ پر بھی تو اللہ تعالیٰ نے رحم فرمایا تھا۔ پس تم بھی خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہو، وہ تم پر بھی رحم فرما سکتا ہے۔

"نفس نہایت درجہ بدی کا حکم دینے والا ہے اور اس کے حملہ سے مخلصی غیر ممکن ہے مگر یہ کہ

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

ارشاد نبویؐ
اَلْاَمَانَۃُ عِزٌّ
(امانت داری عزت ہے)
﴿منجانب﴾
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دعا:-
آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 بینکو لین کلکتہ 700001
دکان- 248-5222, 248-1652, 243-0794
رہائش- 237-0471, 237-8468

خود خداتعالیٰ رحم فرمائے۔اس آیت میں جیساکہ فقرہ ﴿اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّی﴾ ہے طوفان نوح کے ذکر کے وقت بھی اسی کے مشابہ الفاظ ہیں"۔اس لئے مَیں نے طوفان نوح کا جوذکر کیا تھاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی فرمارہے ہیں کہ طوفان نوح کے ذکر میں بھی ﴿مَا رَحِمَ رَبِّی﴾ والی بات اللہ تعالیٰ نے فرمائی تھی کیونکہ وہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿لَاعَاصِمَ الْیَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ﴾ آج کے دن اس طوفان سے کوئی بھی نہیں بچ سکتااللہ کی تقدیر سے ﴿مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ﴾ہاں مگر وہ جس پر خود خداتعالیٰ رحم فرمائے وہ خود اپنی تقدیر سے لوگوں کو بچاسکتا ہے۔پس یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ طوفان شہوات نفسانیہ اپنی عظمت اور ہیبت میں نوح کے طوفان سے مشابہ ہے"۔

سورۃ یوسف کی دو آیات ہیں ایک نمبر ۹۸ اور ایک نمبر ۹۹۔﴿قَالُوْا یٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا اِنَّا کُنَّا خٰطِئِیْنَ﴾۔انہوں نے کہا اے ہمارے باپ ہمارے لئے استغفار کر،ہمارے گناہوں سے توبہ کے لئے دعا کر اور استغفار سے کام لے ﴿اِنَّا کُنَّا خٰطِئِیْنَ﴾ ہم اقراری مجرم ہیں،یقیناً ہم ہی تھے جو خطاکار تھے۔ ﴿قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَکُمْ رَبِّی﴾ انہوں نے کہامَیں ضرور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کروں گا۔﴿اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ﴾ یقیناً وہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

اب سورۃ ابراہیم کی دو آیات ہیں نمبر ۳۶ اور نمبر ۳۷۔﴿وَاِذْ قَالَ اِبْرٰھِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ ھٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ .رَبِّ اِنَّھُنَّ اَضْلَلْنَ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ .فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّہٗ مِنِّیْ وَ مَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾۔یاد کرو جب ابراہیم نے کہاکہ اے میرے رب اس شہر کو امن کی جگہ بنادے۔اس وقت وہاں کوئی شہر آباد نہیں ہوا تھا اور اس کو ایک شہر کی شکل دے دے۔ پھر جب وہ آباد کر دیا گیا تو کہا اے میرے رب اس شہر کو امن کی جگہ بنادے اور مجھے اور میرے بیٹوں کو اس بات سے بچاکہ ہم بتوں کی عبادت کریں۔

اب دیکھیں کتنی بد قسمتی ہے کہ اسی مکہ میں،اسی شہر میں،اسی خانہ کعبہ میں اس کثرت سے بُت رکھ دئے گئے تھے کہ سال کے جتنے دن ہیں اتنے ہی وہاں بت ہوا کرتے تھے۔اس لئے اللہ تعالیٰ کے رحم اور اس کی پناہ کے سوا بت نکلا نہیں کرتے،نکال کر باہر بھی کر دئے جائیں اور ابراہیم جیسے جری بُت شکن بھی اس کو نکال کے پھینک دیں تب بھی دشمن یعنی شیطان ان کو پھر دوبارہ وہاں آباد کر دیا کرتا ہے۔ پس یہی حال دلوں کا ہے۔دلوں کے بت آپ کتنے توڑیں گے بار بار توڑتے چلے جائیں نت نئے بت اٹھتے چلے جائیں گے۔یہ خیال کر لینا کہ ہم نے اپنے دلوں کے سارے بت توڑ دئے ہیں یہ صرف وہم ہے سوائے اس کے کہ دعا کرو اللہ سے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بتوں کو،ہمارے نفس کے بتوں کو،ہماری انا کے بتوں کو،ہماری شہوات نفسانی کے بتوں کو پارہ پارہ کرتا چلا جائے اور جب بھی یہ سر اٹھائیں پھر دوبارہ ان بتوں کو توڑ دیا کر۔

حضرت ابراہیم عرض کرتے ہیں اے میرے رب انہوں نے یقیناً لوگوں میں سے بہتوں کو گمراہ بنادیا ہے۔ پس جس نے میری پیروی کی وہ یقیناً مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی۔اب جس نے نافرمانی کی حضرت ابراہیم کی۔ دیکھیں حضرت ابراہیم کا دل کتنا شفیق اور مہربان تھا۔یہ نہیں فرمایا پھر ان کو عذاب دے دے بلکہ فرمایا تُو تو بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ جو میری نافرمانی بھی کریں گے ان پر بھی اپنی نظر کرم فرما۔میں تجھ سے مانگتا ہوں۔ تُو تو بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تُو ان میں سے بھی جن کو تُو بخش سکے،بخشنا چاہے ا[illegible]ر بخش دے اور بار بار رحم فرما۔

یہ چند آیات ہیں جو میں نے آج کے لئے چنی تھیں۔اب چونکہ وقت زیادہ ہو جاتا ہے اس لئے مَیں نے نسبتاً کم آیات آج کے لئے چنی ہیں اور اگلی دفعہ پھر یہ مضمون جاری رہے گا اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ کونسی آیات آپ کے سامنے پیش کی جائیں گی۔

میں ایک دو امور متفرق آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ڈاک کے ضمن میں دو اموَر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ میں سب خطوط خود پڑھتا ہوں۔یہ جو بار بار لوگوں کو وہم ہوتا ہے کہ ہمارے خطوط خلاصے بنا بنا کے پرائیویٹ سیکرٹری دیتا ہے یہ بالکل غلط ہے۔خلاصے آتے تو ضرور ہیں مگر پاکستان سے اور بعض دفعہ جرمنی سے مگر وہ خلاصے بہت ہی واضح خلاصے ہوتے ہیں،ان میں کھلی کھلی بات بیان کی ہوتی ہے۔یہ مطلب کی بات ہے اور یہ زائد بات ہے لیکن عجیب بات ہے کہ لوگ اس غرض سے کہ مَیں خود ان کے خط پڑھوں اور کھولوں وہ ان دعائیہ خطوط پر جو محض دعا کے لئے ہیں اوپر لکھتے ہیں پرسنل،پرائیویٹ،Confidential۔اور اس کے علاوہ اس پر سیلوٹیپ اس طرح چپکائی ہوئی ہوتی ہے کہ گویا کوئی ڈاکہ مارلے گا بیچ میں سے اور میرے تک پہنچنے سے پہلے کھول نہ لے اور کل جو ڈاک میں نے دیکھی اس میں پرسنل ، پرائیویٹ اور Confidential خطوط میں صرف دعا کے خطوط تھے۔اب دعا تو کانفیڈینشل ہے مگر میرے لئے ہے لوگوں کے سامنے تو میں دعا نہیں کروں گا لیکن بعض دعائیں عام بھی ہوتی ہیں۔اس کو پرائیویٹ سیکرٹری کی نظروں سے کس طرح آپ چھپا سکتے ہیں۔یا ہمارے عملہ کی نظروں سے کس طرح چھپا سکتے ہیں۔وہ ڈاک تو میں بہر حال پرائیویٹ سیکرٹری کو دوں گا۔ بعض خطوط کے جواب میں میں خود دستخط کرتا ہوں۔اکثر خطوط کے جواب میں مجھ سے سن کر پرائیویٹ سیکرٹری دستخط کرتے ہیں کیونکہ میرے پاس بہت زیادہ دستخطوں کا وقت نہیں ہوتا لیکن اس میں چھپانے کی بات کوئی نہیں ہے۔خدا کے لئے عقل سے کام لیں۔اس قسم کی حرکتیں کریں گے تو پھر مجھے مجبوراً سارے خطوط پرائیویٹ سیکرٹری کو دے دینے پڑیں گے کہ خود ہی پڑھو اور خلاصے نکالو۔

اس کے علاوہ دوسری بات یہ کہنی ہے کہ ہومیوپیتھک نسخوں کی طلب دور بیٹھے لوگ کرتے رہتے ہیں۔پاکستان سے،ربوہ سے کہ ہمیں فلاں بیماری کا ہومیوپیتھک نسخہ بھیجیں۔اب بعض دفعہ تو میں مجبوراً ہومیوپیتھک ڈیپارٹمنٹ کو کہتا ہوں کہ ان کو جواب دیں لیکن یہ ہے غلط بات۔اتنی دور بیٹھے علاج ہو ہی نہیں سکتا۔ناممکن ہے کہ ہومیوپیتھک علاج پوری طرح گفتگو اور تحقیق کے بغیر کیا جاسکے۔ پس جو بھی ہومیوپیتھک علاج چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ کسی ڈاکٹر کے پاس جائے اور اس کو اپنی ساری حقیقت بیان کر کے اس سے نسخہ لے۔

اب ربوہ جیسے شہر میں اللہ کے فضل کے ساتھ وقف جدید کی ڈسپنسری کے علاوہ اب ایک طاہر ہومیو ڈسپنسری چل پڑی ہے جس میں ہمہ وقت بعض ڈاکٹر اپنے آپ کو پیش کئے ہوئے ہیں اور اچھے قابل ہیں۔ میرے نسخے بھی ان کو ازبر ہیں اور اپنی ذات میں بھی اچھا فیصلہ کرنے کی توفیق ملتی ہے تو ان سے دوائی لیا کریں۔

اسی طرح لاہور میں بھی ہومیوپیتھس ہیں احمدی ہومیوپیتھ جو مفت علاج کریں گے پنڈی میں بھی ہیں،کراچی میں بھی ہیں تو ان سب کو موقع پر اپنا حال بیان کر کے اپنی تفصیل بتا کر ان سے علاج کروایا کریں۔ہر بات مجھے نہ لکھا کریں کہ ہمیں یہ بیماری ہے اس لئے ہمارے لئے تم نسخہ اپنے ہاتھ سے تجویز کرو۔اتنی دور بیٹھے میں نسخہ تجویز کر ہی نہیں سکتا،یہ عقل کے خلاف بات ہے۔کیسے میں مریض کو جس کو میں جانتا بھی نہیں اس کے حالات کو نہیں جانتا،اس کی تفصیلی تحقیقات نہیں کیوں نسخہ دے سکتا ہوں۔

تو اس معاملہ میں بھی میری مدد فرمائیں اور ہومیوپیتھی نسخہ کی بجائے بیماری کے لئے جو اصل بات ہے دعا،ان کے لئے باقاعدگی سے کرتا ہوں لازماً۔ایک بھی نماز تہجد کی ایسی نہیں جس میں ان سب کے لئے میں یہ دعا نہ کرتا ہوں کہ اے اللہ ان کو شفا کاملہ وعاجلہ عطا فرما اور کوئی بھی ایسا حصہ بیماری کا باقی نہ رہے جو تکلیف دہ حصہ باقی بچ جائے۔ یہ تو التجا ہے پھر بھی بعض دفعہ بعضوں کے حق میں تقدیر ظاہر ہو چکی ہوتی ہے اور قبول نہیں ہوتی۔ تو بار بار اصرار کے نتیجے میں تو اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرے گا اس کا ایک فیصلہ صادر ہو چکا ہے۔ مثلاً کینسر کے مریض ہیں اب وہ لکھتے ہیں بار بار دعا کے لئے میں دعا بھی کرتا ہوں۔ بعض کینسر کے مریضوں کو خداتعالیٰ بغیر وجہ کے ہی ٹھیک کر دیتا ہے یہ اس کی اپنی مرضی ہے اور بعض ایسے ہیں جو ٹھیک نہیں ہو سکتے۔ان کی تقدیر ظاہر ہو چکی ہوتی ہے اور بہر حال انہوں نے اپنے رب کے حضور لوٹنا ہے تو انکے لئے تو میں صرف یہ دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ اگر تیرے نزدیک وقت معین آچکا ہے،اگر انہوں نے اب تیرے حضور پہنچنا ہی ہے تو پھر آرام سے ان کی جان نکال اور پیار اور محبت اور شفقت کے ساتھ ان سے سلوک فرما۔ تو آپ بھی اپنے مریضوں کے لئے یہی دعا کیا کریں۔اب میں امید رکھتا ہوں کہ ان دو نصیحتوں کو بھی آپ لوگ اچھی طرح یاد رکھیں گے۔

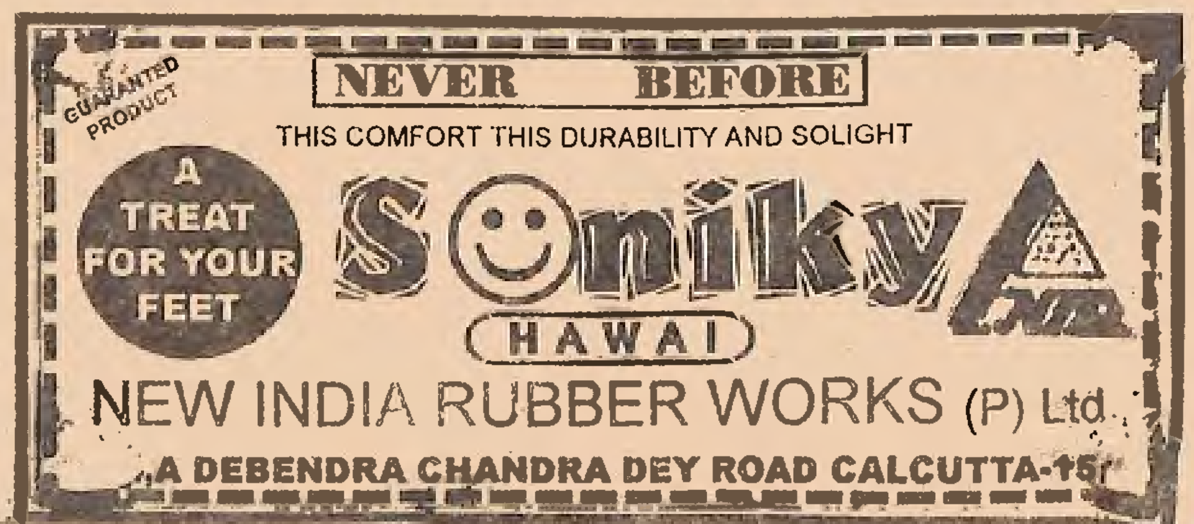

دنیا کے جنوب سے

(قمر داؤد کھوکھر۔ مبلغ سلسلہ میلبورن، آسٹریلیا)

زخموں کے علاج معالجے کے لئے شہد سے تیار کردہ دوا

آسٹریلیا کی ریاست کوئینز لینڈ کے ڈاکٹروں نے زخموں اور Infection کے علاج کے لئے ایلوپیتھک کی دنیا میں شہد سے بنائی جانے والی ایک دوا کے استعمال کی اجازت دے دی ہے۔ اس دوا کو میڈی ہنی (Medi-Honey) کا نام دیا گیا ہے اور آسٹریلیا کی ریاست کوئینز لینڈ کے پبلک ہسپتالوں میں ڈاکٹری نسخہ پر یہ دوا کیم مئی ۲۰۰۱ء سے دستیاب ہو سکے گی۔ اس دوا کے بارہ میں یہ بات تسلیم کی گئی ہے کہ یہ انتہائی جراثیم کش (Anti-Bacterial) اجزاء پر مشتمل ہے۔

انسانی غذاؤں پر تحقیق کرنے والے بہت سے سائنسدان اس دوا کے بنانے والے ادارے Capilano Honey کے ساتھ مل کر زخموں کے علاج کی دواؤں پر تحقیق اور تجربات کر رہے تھے۔ انہوں نے اس دوا کو سینکڑوں مریضوں پر تجربہ کر کے دیکھا اور ان تجربات سے یہ نتائج سامنے آئے کہ اس "میڈی ہنی" کے اجزاء انتہائی خطرناک بکٹیریا Golden Staphylococcus پر حملہ آور ہو کر زخموں کے مندمل ہونے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ اسی طرح یہ دوا پھوڑوں پھنسیوں کے علاج میں اور انسانی جسم پر جل جانے کی وجہ سے زخموں کے علاج میں بھی بہت مفید ثابت ہوئی ہے بالخصوص انسانی جلد کے ریشوں (Tissues) کی نشوونما میں اس کے اچھے اثرات ظاہر ہوئے اور اس کے استعمال سے جلد پر جلنے کے نشان میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

غرضیکہ شہد سے بنائی جانے والی یہ دوا زخموں اور بعض انفیکشنز میں مفید ثابت ہو سکے گی۔

(ماخوذ از: روزنامہ The Age ۱۶/اپریل ۲۰۰۱ء صفحہ ۴)

☆......☆......☆......☆

آسٹریلیا کے طلاق یافتہ افراد میں خودکشی کا بڑھتا ہوا رجحان

آسٹریلیا میں طلاق یافتہ افراد میں خودکشی کا رجحان بڑھ رہا ہے اور رشتہ ازدواج ختم ہونے کے بعد زیادہ تر مرد خودکشی کے ذریعہ اپنی زندگیوں کا خاتمہ کر لیتے ہیں۔

انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ اینڈ ویلفیئر کی تحقیق کے مطابق سڑکوں پر حادثات سے اتنی اموات نہیں ہوتیں جتنی خودکشی سے ہوتی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق اکتالیس ہزار (۴۱۰۰۰) سے زائد افراد گزشتہ ۲۰ سالوں میں خودکشی کر کے اپنی زندگیوں کا خاتمہ کر چکے ہیں۔ گویا کہ کم و بیش چھ افراد روزانہ خودکشی کے ذریعہ موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔

رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ خودکشی کی شرح ۸۰ سال سے زیادہ عمر والے مردوں میں اور ۲۰ سے ۳۹ سال کی عمر کے مردوں میں سب سے زیادہ ہے۔ جبکہ ۲۰ سے ۲۴ سال کی عمر کے مردوں میں ۱۹۹۸ء میں یہ شرح سب سے زیادہ تھی۔ یعنی ایک لاکھ افراد میں ۴۲۰۳ مرد ایسے تھے جنہوں نے خودکشی کے ذریعہ موت کو قبول کیا جبکہ ۱۵ سے ۱۹ سال کی عمر کے مردوں میں یہ شرح ایک لاکھ افراد میں ۱۸۰۴ تھی۔

سال ۹۷-۱۹۹۶ء میں خودکشی کی عام شرح میں ۹ فیصد اضافہ ہوا جبکہ آسٹریلیا کی ریاست وکٹوریہ میں خودکشی کی شرح سب سے کم رہی یعنی ایک لاکھ افراد میں ۱۲۰۴ افراد۔

رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ایک عورت کی خودکشی کے واقعہ کے بالمقابل مردوں میں چار خودکشی کے واقعات ہوئے ہیں۔ اور ان خودکشی کرنے والوں میں سب سے بڑی تعداد طلاق شدہ یا غیر شادی شدہ افراد کی ہوتی ہے۔ جبکہ شادی شدہ عورتوں میں اس کا رجحان کم ہے۔

۱۹۹۸ء میں ۲۶۸۳ افراد خودکشی کے مرتکب ہوئے۔ اس طرح ایک لاکھ افراد میں طلاق یافتہ خودکشی کرنے والے مردوں کی شرح ۱۳۴۰۱ تھی اور خواتین کی شرح ایک لاکھ افراد میں ۱۱۰۱ تھی جو اب تک سب سے زیادہ ہے۔

(ماخوذ از: روزنامہ The Age ۱۹/اپریل ۲۰۰۱ء صفحہ ۶)

ائمہ اربعہ کانفرنس میں منظور کردہ تجاویز

فرقہ اہلحدیث عصر حاضر کا سب سے بڑا فتنہ

"ائمہ اربعہ کانفرنس منعقدہ ۱۳ر مئی ۲۰۰۱ء مطابق ۱۸ر صفر ۱۴۲۲ھ، بمقام عید گاہ قدوس صاحب ملرس روڈ بنگلور نے اس عظیم موقعہ پر درج ذیل تجاویز منظور کی ہیں 1 خیر القرون سے یہ بات پوری امت میں متفقہ طور پر مسلم چلی آ رہی ہے کہ جس طرح حضرات محدثین کی خدمات کی امت محتاج ہے اسی طرح فقہائے کرام کے کارناموں اور خدمات کی بھی محتاج ہے اس نئے دور میں امت حضرات فقہائے کرام کی تقلید و اتباع کرتی چلی آ رہی ہے اور ان کی تعظیم و تکریم اور ان پر اعتماد اور ان کا اعتبار کرتی چلی آ رہی ہے اور ہندوستان میں بھی شروع ہی سے اور دیگر اکثر ممالک میں بھی تمام اہل سنت و الجماعت ائمہ کرام کی اور خصوصاً حنفی مذہب کی تقلید بلا کسی لکیر کے کرتے چلے آ رہے ہیں مگر چند برسوں سے غیر مقلدین نے امت کی صفوں میں انتشار و افتراق پیدا کرنے کیلئے ان ائمہ کرام اور ان کے مقلدین و متبعین پر جارحانہ حملے اور ان کے حق میں بدزبانی و لب کشائی کی ناروا روش اپنائی ہے۔ جس کے نتیجے میں امت میں افتراق و انتشار پیدا ہو رہا ہے یہ ائمہ اربعہ کانفرنس غیر مقلدین کی اس جسارت و ناروا روش کو انتہائی مذموم خیال کرتی ہے اور عوام الناس سے پورے اعتماد کے ساتھ گذارش کرتی ہے کہ وہ ائمہ اربعہ میں سے جس امام کے بھی مقلد ہوں ان کے مذہب پر پورے اطمینان کے ساتھ بلا کسی تردد و تذبذب کے عمل کرتے رہیں اور اس نومولود و ناعاقبت اندیش فرقہ غیر مقلدین کی فتنہ سامانیوں کا شکار نہ ہوں اور انکو وقت حاضر کا بہت بڑا فتنہ سمجھیں۔

یہ بات تمام علماء اہل سنت کے درمیان مسلم اور متفق علیہ ہے کہ دلائل شرعیہ چار ہیں قرآن حدیث اجماع اور چوتھا قیاس جو ان تینوں دلائل۔ مستنبط ہے مگر غیر مقلدین اس مسلمہ اصول کے خلاف۔ ہیں کہ دلائل صرف دو ہیں یعنی قرآن و حدیث اور اجماع صحابہ و اجماع امت اور قیاس و اجتہاد کا انکار کرتے ہیں جس کی وجہ سے ان کا اہل سنت سے اختلاف صرف فروعی مسائل میں اختلاف نہیں باقی رہا جیسا کہ عام طور پر غلط فہمی سے سمجھا جاتا ہے بلکہ اصول میں اختلاف ہے یہ عظیم الشان ائمہ اربعہ کانفرنس لوگوں کے سامنے یہ واضح کرنا چاہتی ہے کہ غیر مقلدین کا اہل سنت سے اختلاف صرف مسائل کا نہیں بلکہ اصولی اختلاف ہے جس سے ان کا رشتہ اہل سنت والجماعت سے کٹ جاتا ہے علامہ ابن تیمیہ علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ جو لوگ اجماع صحابہ کے منکر ہیں وہ اہل جماعت سے خارج ہیں

لہٰذا یہ ائمہ اربعہ کانفرنس تمام مسلمانان اہل سنت و الجماعت سے اپیل کرتی ہے کہ

۱۔ غیر مقلدین (سلفی و اہل حدیث) چونکہ مسلمان بچوں اور بچیوں کو اور طلبائے علوم دینیہ کو اسلاف و ائمہ کرام سے برگشتہ کرتے ہیں اور ان کے ذہنوں کو مسموم کرتے ہیں اس لئے ان لوگوں کے قائم کردہ مدارس و اداروں میں اپنے نونہالوں کو کسی بھی قیمت پر داخل نہ کرائیں اور اگر پہلے سے داخل کر چکے ہوں تو ان کو وہاں سے نکال کر اہل حق کے مدارس میں داخل کرائیں۔

۲۔ ائمہ اربعہ کانفرنس کا شدید احساس ہے کہ یہ غیر مقلدین اپنے اداروں کو تفریق بین المسلمین اور شر کی اشاعت کا ذریعہ بنائے ہوئے ہیں اور ائمہ کرام و اسلاف کے خلاف بچوں کے ذہنوں کو تیار کرتے ہیں لہٰذا یہ کانفرنس تمام مسلمانوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ ان کے مدارس و اداروں کا کسی طرح بھی تعاون نہ کریں اور نہ دینی و علمی مسائل میں ان غیر مقلدین سے رجوع کریں۔

۳۔ یہ سب پر آشکارا ہے کہ حکومت سعودیہ دنیا کی ایک ایسی حکومت ہے جس نے اسلامی احکام کے نفاذ کو اپنا خصوصی شیوہ بنایا اور حرمین شریفین کی خدمات جلیلہ اور اس کی حفاظت اور حجاج کرام کیلئے قابل رشک فراوانیاں و سہولتیں فراہم کی ہیں قرآن کریم اور دینی و علمی کتب کی اشاعت و ترویج جیسے عظیم کارنامے انجام دے رہی ہے ائمہ اربعہ کانفرنس کو ان تمام خدمات کا پورا پورا اعتراف ہے مگر افسوس صد افسوس کہ اس فرقہ غیر مقلدین نے جو اپنے آپ کو سلفی کہتے ہیں ائمہ اربعہ اور خصوصاً احناف کے خلاف ایک مہم چلا رکھی ہے اور عرب مشائخ و سعودی امراء کی سرپرستی میں الدیوبندیہ اور جہود علماء والحنفیة فی ابطال عقائد القبوریة جیسی کتابیں لکھ کر اکابر علماء دیوبند اور داعیان اسلام کے خلاف اتہامات لگائے ہیں جس سے احناف کو سخت ٹھیس پہنچی ہے ائمہ اربعہ کانفرنس حکومت سعودیہ سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اس فرقہ کو حدود سے تجاوز کرنے سے باز رکھیں اور اس فرقہ کو متنبہ کرے کہ وہ ائمہ اربعہ اور ان کے ماننے والوں کی تفسیق و تکفیر سے احتراز کرے اور ایسے مفسد شرپسند اور تخریبی عناصر اور ان کی ریشہ دوانیوں پر کڑی نظر رکھے اور اپنے ملک سے ہونے والی ان شرانگیز کارروائیوں سے مسلمانان عالم کو بچائے نیز اپنی سابقہ نیک نامیوں پر حرف گیری کے مواقع فراہم نہ کرے۔

(سلیمان خان موتی نگر، لجنۃ العلماء کرناٹک۔ روزنامہ پاسبان بنگلور 18.5.2001)

بدر خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&
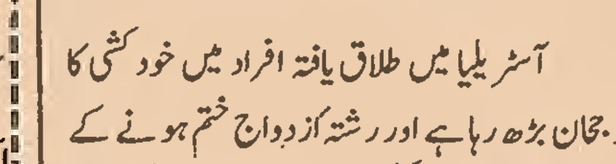
MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎237050

زبان پر قابو رکھنے سے نجات نصیب ہوگی

جنّت کی ایک خوبی - پاکیزہ کلام

آداب کلام احادیث نبویہ کی روشنی میں

عبد السمیع خان

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

مومن جنتوں میں نہ تو کوئی لغو بات سنیں گے اور نہ گناہ کا کلمہ ہاں ایسا قول سنیں گے جو سلام یعنی سلامتی کی دُعا پر مشتمل ہوگا۔ (الواقعہ ۲۶،۲۷)

اخروی جنت کا جو نقشہ قرآن کریم نے کھینچا ہے وہ بڑا ہی دلکش اور دلفریب ہے۔ فرمایا وہ ہر قسم کے گناہ اور لغویات سے پاک ہوگا اور ہر طرف سلامتی اور امن اور صلح اور آشتی کا پیغام جاری ہوگا۔

اللہ تعالیٰ اسی جنتی معاشرہ کو دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے اور حقیقت میں قرآن اور حدیث کی تمام تعلیمات کا آخری مقصود یہی ہے جنت ب[illegible]سان ساتھ لے کر خدا کے حضور پیش ہوگا۔

یہ مقام بہت سی احتیاطوں اور ضبط کا تقاضا کرتا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق بڑی گہرائی سے متنبہ فرمایا ہے۔

نجات کی راہ

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا نجات کیسے حاصل ہو۔ آپ نے فرمایا۔ اپنی زبان پر قابو رکھو۔ تیرا گھر تیرے لئے کافی ہو یعنی حرص سے بچو اور اگر کوئی غلطی ہو جائے تو اپنی خطاؤں پر گڑگڑا کر خدا سے معافی طلب کرو۔ (جامع ترمذی ابواب الزھد باب حفظ اللسان)

فرمایا جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔ (بخاری کتاب الادب باب من کان یومن باللہ)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی حکم بے حکمت نہیں اس لئے حضور اس کی وجہ بھی بیان فرماتے ہیں۔

حضرت بلال بن حارث المزنی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

انسان بعض دفعہ رضائے الٰہی کھینچنے والا کوئی ایسا کلمہ بولتا ہے کہ انسان خود بھی اس کی قدروقیمت کو نہیں جانتا مگر اللہ تعالیٰ اس کلام کی وجہ سے قیامت کے دن تک اس کے حق میں اپنی رضامندی لکھ دیتا ہے۔

بعض دفعہ کوئی شخص اللہ کی ناراضگی مول لینے والا کلمہ بولتا ہے۔ اور نہیں جانتا کہ اس کے نتائج کیا ہونگے۔ مگر اللہ تعالیٰ اس کلام کی وجہ سے قیامت کے دن تک اس سے اپنی ناراضگی مقدر کر دیتا ہے۔ (ترمذی ابواب الزھد باب فی قلۃ الکلام)

مذہبی تاریخ اس قسم کی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ قرآن کریم میں انبیاء اور ان کے مخالفین کے مجادلوں کی کیفیات جو قیامت تک محفوظ کر لی گئی ہیں وہ اس حدیث کی سچائی کی گواہ ہیں۔

پاکیزہ کلمات کی برکت

روایت ہے کہ خدا تعالیٰ کے فرشتوں نے مومن بندوں کی ایک مجلس کی رپورٹ خدا کے حضور پیش کی جو تسبیح اور تحمید کر رہے تھے اور جنت طلب کر رہے تھے اور جہنم سے پناہ مانگ رہے تھے تو خدا نے فرمایا۔

انی اشھدکم انی قدغفرت لھم

(بخاری کتاب الدعوات باب فضل ذکر اللہ)

میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا ہے۔

بدر کی جنگ سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے جانثاری کے وعدے کئے اور مہاجرین اور انصار دونوں نے ایک دوسرے سے بڑھ کر پاکیزہ اور قابل رشک کلمات کے ساتھ حضور کو اپنی وفاؤں کا یقین دلایا اور پھر اپنے عمل سے ان کا ثبوت فراہم کیا۔ تو ان کے متعلق آسمان سے یہ سند اتری۔

اللہ تعالیٰ اہل بدر کی طرف متوجہ ہوا اور فرمایا اب تم جو چاہو کرو میں نے تمہارے لئے جنت واجب کر دی ہے۔ یعنی اب تم خدا کی منشا کے تابع ہو چکے ہو اور اس کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہیں کر سکتے۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب فضل من شھد بدرا)

غیر محتاط زبان

اس کے مقابل پر یہ مثال بھی ملتی ہے کہ جنگ حنین کے بعد مال غنیمت کی تقسیم کے موقع پر بعض نوجوان انصار نے کہا کہ۔

خون تو ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے اور مال غنیمت مکہ والے لے گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک خبر پہنچی تو آپ نے انصار کو بلایا اور ان کی خدمات کا اقرار کیا اور انہیں خدا کے فضل یاد دلائے اور خدا سے خبر پا کر فرمایا کہ۔ تمہیں کبھی حکومت اور امارت نہیں ملے گی۔

بزرگ انصار بہت روئے اور چیخے اور گریہ وزاری کی۔ مگر چند بیوقوف نوجوانوں کے منہ سے نکلی ہوئی بات نے خدا اور اس کے رسول کو جو دکھ دیا تھا اس کا مداوا نہ کر سکے۔

پائیدار کلام

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ابن آدم کا ہر کلام اس کے خلاف جاتا ہے اس کے حق میں نہیں۔ سوائے اس کے جو معروف کا حکم دے یا برائی سے روکے یا ذکر الٰہی کرے۔ (ترمذی ابواب الزھد باب حفظ اللسان)

حقیقت میں تو ذکر الٰہی ہی اصل اور مرکزی نکتہ ہے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اس کے ذیلی عنوان ہیں۔

پھر فرمایا۔

دنیا ملعون ہے۔ اور جو کچھ اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے سوائے ذکر الٰہی کے اور اس سے متعلقہ چیزوں کے یا عالم اور متعلم کے۔

(جامع ترمذی ابواب الزھد باب ھوان الدنیا علی اللہ)

عالم اور متعلم سے مراد بھی ذکر الٰہی کے شیدائی ہیں کیونکہ خدا کی نظر میں علم کہتے ہی اس چیز کو ہیں جو خدا کی طرف لے جانے والی ہو۔

اس میں یہ سبق دیا کہ ہر کلام کا محور خدا کی ذات ہو۔ اور ہر عمل صفات الٰہیہ کے تابع ہو مگر انسان چونکہ پوری طرح اس کی تعمیل نہیں کر سکتا اس لئے فرمایا کہ ذکر الٰہی کے ذریعہ اپنے کلام کے بداثرات کو مٹاتے چلے جاؤ۔

فرمایا۔

ذکر الٰہی کے بغیر زیادہ کلام نہ کیا کرو کیونکہ ایسا کرنا دل کی سختی کا موجب بن جاتا ہے۔ اور لوگوں میں خدا سے سب سے زیادہ دور سخت دل ہوتا ہے۔

(ترمذی ابواب الزھد باب حفظ اللسان)

اس لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کی ہر حرکت اور عمل سے پہلے دُعائیں سکھلائیں اور اُٹھتے بیٹھتے خدا کو یاد کرتے تھے۔

توبہ واستغفار

آپ نے اپنی کیفیت یوں بیان فرمائی۔

خدا کی قسم میں دن اور رات میں ستر مرتبہ سے زیادہ توبہ واستغفار کرتا ہوں۔

(بخاری کتاب الدعوات باب استغفار النبی)

یہ وہ وجود ہے جو سب سے زیادہ پاک اور معصوم تھا جس سے گناہوں کا صدور ممکن نہ تھا اور جن کی بشری غلطیاں بھی خدا معاف کر چکا تھا۔ مگر ہم میں سے ایسے بھی ہیں جو ذکر الٰہی میں سستی کرتے ہیں بلکہ اس کے برعکس بدکلامی اور گالیوں اور گندے کلمات سے اپنے نامہ اعمال کو مزید خراب کرتے ہیں۔

لعنت نہ کرو

ایک دفعہ آندھی چلی تو ایک شخص کی چادر اڑا کر لے گئی اس نے آندھی کو لعنت شروع کر دی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو فرمایا۔

اس ہوا پر لعنت نہ کرو یہ تو خدا کے حکم سے چلتی ہے۔ اور جو شخص کسی چیز پر لعنت کرے جو لعنت کی مستحق نہ ہو تو وہ لعنت لوٹ کر اسی پر آپڑتی ہے۔ (کنزالعمال جلد ۲ صفحہ ۱۲۲)

ایک اور روایت میں ہے۔

ہوا کو گالیاں مت دو۔ یہ تو خدا کی طرف سے رحمت ہے۔ اس کی خیر اور بھلائی اللہ سے مانگو اور اس کے شر سے خدا سے پناہ مانگو۔ (کنزل العمال جلد ۲ صفحہ ۱۲۲)

بعض لوگ دنیا کو بُرا بھلا کہتے رہتے ہیں اس کے متعلق فرمایا۔

کوئی شخص زمانے کو بُرا بھلا نہ کہے کیونکہ خدا ہی زمانہ ہے یعنی تمام قانون قدرت اسی کے تابع فرمان ہے۔

حضورؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے زمانے کو برا بھلا کہہ کر انسان مجھے دکھ دیتا ہے کیونکہ میں ہی زمانہ ہوں۔ یعنی میرے ہاتھ میں ہی زمانے کے تغیرات ہیں میں ہی دن رات کو بدلتا ہوں اور زمانہ میری ہی قدرتوں کا مظہر ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الادب باب لاتسبوا الدھر)

حضرت مصلح موعودؓ اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اس سے یہ مراد نہیں کہ وقت خدا ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ جب دنیا کہتی ہے زمانے نے ایسا کیا تو اس کا اشارہ درحقیقت خدائی افعال کی طرف ہی ہوتا ہے وہ کہتے ہیں ہائے زمانہ نے ہم پر یہ مصیبت ڈال دی یا ہمارے پرانے شاعر کہا کرتے تھے فلک نے ہمارے ساتھ ایسا کیا یا آسمان نے ہم پر یہ مصیبت وارد کی لفظ چاہے کوئی استعمال کیا جائے وہ ان الفاظ کے ذریعہ چونکہ ان خدائی افعال کو برا بھلا کہتے ہیں جو ان پر اثرانداز ہوتے ہیں اسلئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا۔ ......

جو لوگ کہتے ہیں ہم زمانے کے ہاتھوں ستائے ہوئے ہیں وہ جن افعال کی وجہ سے زمانہ کو برا بھلا کہتے ہیں چونکہ وہ خدا تعالیٰ کے

بقیہ صفحہ (۱۵) پر ملاحظہ فرمائیں

رحمت کی آس میں مرا دستِ دُعا دراز!

(محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ)

رحمت کی آس میں مرا دستِ دعا دراز!
اک نظر التفات سے مولا مجھے نواز

ہر آن ہے لپیٹ میں اپنی لئے ہوئے
احساس کی تپش مجھے افکار کا گداز

لمحے جدائیوں کے بہت ہوگئے طویل
فرقت کی لے میں ڈوبی ہوئی ہے نوائے ساز

خُدّام کے فراق میں محمود بے قرار
شہرِ وفا میں مضطرب محمود کے ایاز

ربِّ کریم ! شانِ کریمی کا واسطہ
پہلی سی ڈال پھر وہی اک نگہِ نیم باز

یہ ابتلا کا دَور بھی ہم کو قبول ہے
آقا مرے بخیر رہیں عمر ہو دراز

اب تابِ ضبط و صبر و تحمل نہیں رہی
اے ذوالجلال !آئینِ قدرت کا ہو نفاذ

میری مجال کیا ہے کہ شکوہ کروں ترا
گستاخیاں نہیں ہیں محبت کے ہیں یہ ناز

تیرے سوا ہے کون؟ تری ذات ہی تو ہے
مشکل کُشا ، مجیبِ دُعا، ربِّ کارساز

تیرے ہی پاس ہے مرے ہر کرب کا علاج
چارہ گری کا کوئی کرشمہ ! اے چارہ ساز

بے پایاں تیری نعمتیں ، رحمت ہے بے کراں
انساں کی پستیوں کو بھی بخشا گیا فراز

مالک ہے تُو ، کریم ہے تُو ، بے نیاز ہے
نَے حاجتِ عمل تجھے ، نَے حاجتِ جواز

مَیں بے عمل سہی پہ وفا آشنا تو ہوں
میرے خبیر ! اس طرف بھی اک نگاہِ ناز

ہاں مردِ فارسی سے تعلق مرا بھی ہے
تیری عنایتوں کے تصدق مجھے نواز

اب جلد آ کہ سنگِ ملامت کی زَد میں ہے
میری اذان ، میری عبادت ، مری نماز

تدبیر کوئی کر تری تدبیر چاہیے!
مَیں سادہ و غریب ہوں دشمن زمانہ ساز

لَا تَقنَطُوا کا قول ہے ڈھارس دئے ہوئے
تیری گرفت سخت ہے ۔ پر ڈھیل ہے دراز

تشنہ لبانِ مشرق و مغرب کو ہو نوید
بٹتی ہے آج پھر مئے خُم خانۂ حجاز

ایمان افروز واقعات

واقعہ شہر ممبئی علاقہ ممبرا کا ہے ایک روز یہاں رہنے والے مکرم عرفان احمد نامی ایک ۲۵ سالہ دینی و دنیاوی تعلیم یافتہ نوجوان نے ردی کی دوکان میں ریویو آف ریلیجنز نامی کتاب دیکھی تو اس نوجوان نے یہ کتاب خرید کر اُس کا مطالعہ شروع کر دیا جب اس نوجوان نے اس کتاب کا ذکر علاقہ کے مولویوں و اپنے دوستوں سے کیا تو انہوں نے اس لڑکے کو کتاب نہ پڑھنے کی ہدایت دی تو اس لڑکے نے یہاں کے مفتی صاحب سے ملاقات کر کے اس کو اس کتاب کے بارے میں بتایا یہ سنکر مفتی صاحب طیش میں آگئے اور انہوں نے اس لڑکے کو یہ کہتے ہوئے کہ یہ قادیانیوں کی کتاب ہے تم ان کے چکر میں کہاں سے پھنس گئے ۔ قادیانی مسلمانوں کے بھیس میں اسلام کو نقصان پہنچا رہے ہیں اس لئے یہ اسلام کے دُشمن و واجب القتل ہیں اور بھی نہ جانے کس کس طرح کے احمدیت پر بہتان لگا کر مفتی نے اس لڑکے کو جماعت کے خلاف خوب ورغلاتے ہوئے قادیانیوں سے دور رہنے کی ہدایت دی ۔ کہیں سے بھی تسلی بخش جواب نہ پا کر ہمارے مبلغ سلسلہ و انچارج مشن مکرم جناب مولوی شمشاد احمد ظفر صاحب سے رابطہ قائم کر کے احمدیت کے بارے میں معلومات کی تو اس کو احمدیت میں دلچسپی پیدا ہوگئی اور باوجود اپنے گھر والوں رشتہ داروں و دوستوں کے دباؤ کی پرواہ کئے بغیر اپنی لگن میں متواتر ۲ سال کے تبلیغی رابطہ کے نتیجہ میں بالآخر اللہ تعالیٰ نے اس نوجوان کو مورخہ 12/5/01 کو قبولِ حق کی سعادت نصیب فرمائی اور اس طرح سے ردی کی دوکان میں پڑی یہ کتاب اس نوجوان کی ہدایت کا باعث بن گئی۔

واقعہ ممبئی مشن کا ہے ہوا یوں کہ ہماری جماعت کے مشن پر ناحق قابض شدید مخالف مرتد احتشام الحق کے بڑے بھائی اشرف پرویز نامی ایک شخص نے کوئی بہانہ تلاش کر کے مشنری انچارج و مبلغ سلسلہ مکرم جناب مولوی شمشاد احمد صاحب ظفر سے لڑائی کر کے احمدیت کو خوب برا بھلا کہنے لگا جب ہمارے مبلغ صاحب نے کہا کہ خدا سے ڈرو تو یہ شخص غصہ میں لال پیلا ہو کر طمتماتا ہوا اپنے گھر سے اسکوٹر پر بمشکل (دو چار قدم ہی گیا ہوگا کہ سامنے کنچے (گولی) کھیل رہے بچوں کو سامنے سے ہٹنے کیلئے کہا تو ایک بچے کے سامنے سے نہ ہٹنے پر اس نے اس احمدی مبلغ صاحب کا غصہ اس معصوم بچے پر اتارتے ہوئے ایک زوردار لات اُس کے پیٹ میں ماری تو اس بچے نے وہیں پھڑ پھڑا کر دم توڑ دیا بچے کے مرنے پر یہ پورے گھر والے فرار ہوگئے اور پولیس نے دفعہ 302 کا معاملہ درج کر کے سرگرمی سے اس کی تلاش میں کئی بار اس کے گھر پر چھاپا مارا تو اس کو عدالت میں پیش ہونا پڑا عدالت کے حکم پر کئی مہینہ کی جیل و لاکھوں روپیہ مقدمہ بازی میں خرچ ہو گیا اور اس طرح سے خدا نے آئے دن مبلغ صاحب و دیگر احمدیوں کو پریشان کرنے والوں کو خود اپنی ہی پریشانی میں مبتلا کر دیا۔

(عقیل احمد سہارنپوری ۔ سرکل انچارج شولا پور مہاراشٹر)

ناسک (مہاراشٹر) میں تبلیغی مساعی

مکرم شمشاد احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ و انچارج مشن ممبئی کے ہمراہ خاکسار نے ناسک کا دورہ کیا اور وہاں کے سینئر افسران سے ملاقات کر کے ان کی خدمت میں اسلامی لٹریچر دیا ۔ چنانچہ جناب ڈاکٹر ستیہ پال سنگھ سینئر I.P.S افسر سے ناسک میں ان کے بنگلہ میں ایک گھنٹہ تبلیغی گفتگو ہوئی ۔ اس کے علاوہ شولا پور سے کمشنر آف پولیس کے عہدہ سے پرموشن پر آئے سینئر I.P.S جناب کھنڈے راؤ اور شری امبالال ورما صاحب کمشنر آف پولیس ناسک سے تبلیغی ملاقات کی گئی اور انہیں اسلامی لٹریچر کا تحفہ دیا گیا ۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں برکت ڈالے۔ (عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولا پور مہاراشٹر)

مسجد میں دیوبندی بریلوی جھگڑا 11 افراد گرفتار

لاتور ۔ 23 مارچ حی علی الصلوۃ کہنے پر اقامت میں نہ کھڑے ہونے والے شخص کو جب بریلوی امام مسجد نے پوچھا کہ تم کیوں نہیں کھڑے ہوئے تو اُس دیوبندی نوجوان نے امام کی دھنائی شروع کر دی اپنے پیش امام کو پٹتا دیکھ جب اُس فرقہ کے لوگوں نے اس نمازی کو پیٹنا شروع کر دیا تو اس نوجوان کی حمایت میں اس کے فرقہ کے لوگ بھی مارا ماری پر اُتر آئے پھر کیا تھا دیکھتے ہی دیکھتے دونوں فرقہ کے لوگوں نے ایک دوسرے کو اٹھا پٹک کے ساتھ چھرے و تلواروں سے حملہ بول دیا ۔ مسجد میں ہو رہے اس خون خرابہ کی اطلاع پر پولیس نے پہنچ کر دونوں فرقہ کے ۱۱ ۔ افراد کو گرفتار کرتے ہوئے مسجد پر کثیر تعداد میں پولیس تعینات کر دی مہاراشٹر پولیس کیلئے سردرد بنے تبلیغی و بریلویوں میں اب دن بدن فسادات میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے مسجد میں خون خرابہ کر کے ایک دوسرے کو قتل کر دینا ان ملاؤں کے لئے عام بات ہے بعض مقامات پر تو حال یہ ہے کہ دونوں فرقہ کے ملاں آپس میں ایک دوسرے کو دیکھتے ہی تھوکنا شروع کر دیتے ہیں۔

(دینک لاکار اورنگ آباد 24.3.2001 مرسلہ عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولا پور مہاراشٹر)

درخواست دُعا

برادرم محمد ذاکر خان صاحب بمیالوی ۔ صدر جماعت احمدیہ سہارنپور کے بیٹے عزیزم محمد شارق خان سلمہٗ نے اس سال I.A. کا امتحان دیا ہے ۔ قارئین بدر سے بچے کی امتحان میں نمایاں کامیابی اور بہتر مستقبل کیلئے درخواست دُعا ہے ۔ (محمد فیروز الدین انور ۔ کلکتہ)

یہ صفحہ : (۹)

تے ہیں خواہ اس کا نام وہ زمانہ رکھ لیں ان مراد یہی ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کا شکوہ کیا جائے۔ (الفضل ۱۹/اپریل ۴۴ء)

خیر مانگو

انسان ایسا کیوں نہ کرے کہ نیک کلمات ادا کرے کہ خدا کی رحمت کا امیدوار بنے۔ حضور نے فرمایا کہ قبولیت دعا کے اوقات میں خدا کا غضب کیوں مانگتے ہو۔

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے اس گھڑی کی موافقت نہ کرو جس میں اس سے جو مانگا جائے قبول ہوتا ہے۔ (مسلم کتاب الزھد باب حدیث جابر۔ نمبر ۵۳۲۸)

اس لئے انسان کیوں نہ اپنے اوقات کو ذکر الٰہی اور دُعا میں گزارے نہ جانے کونسا وقت قبولیت دُعا کا وقت ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کی دُعائیں سب سے زیادہ قبول ہوتی تھیں یہی طریق سکھایا ہے۔

رحمت کا پیغمبر

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

انی لم ابعث لعانا و انما بعثت رحمة (کنز العمال جلد ۲ ص ۱۲۵)

میں لعنتیں ڈالنے والا بنا کر مبعوث نہیں کیا گیا۔ مجھے تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

یہ نکتہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ بعض وقت قبولیت کے ہوتے ہیں اور رحمت باری انسان کی طرف متوجہ ہوتی ہے ایسے وقت میں اگر انسان بجائے دُعا کے اپنے یا اپنے متعلقین کیلئے بدعا کر رہا ہو تو ہو سکتا ہے وہی قبول ہو جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں۔

''ایک دن میں اپنے کالج کے دفتر میں بیٹھا تھا طالب علموں کے فارم یونیورسٹی میں جانے تھے دفتر کے ایک کلرک نے ڈیڑھ دو سو فارم میرے سامنے رکھ دیئے ان فارموں پر میں نے دستخط کرنے تھے اور یہ کام قریباً پندرہ بیس منٹ کا تھا۔ دستخط کرنے کا کام ایسا نہیں جس کیلئے ذہنی طور پر توجہ کی ضرورت ہے اس لئے میں ان فارموں پر دستخط بھی کرتا رہا اور ساتھ ساتھ درود بھی پڑھتا رہا۔ دو تین منٹ کے بعد مجھے خیال آیا کہ میں اپنے ایک بھائی کو نیکی سے محروم کر رہا ہوں چنانچہ میں نے اس کلرک کو جو میرے پاس کھڑا تھا کہا دیکھو میں فارموں پر دستخط کر رہا ہوں اور درود بھی پڑھ رہا ہوں تمہیں اس وقت کوئی کام نہیں تم صرف میرے دستخطوں کے بعد فارم اٹھا رہے ہو تم فارم بھی اُٹھاتے رہو اور ساتھ ساتھ مختصر سا درود اللھم صل علی محمد وعلیٰ ال محمد بھی پڑھتے رہو تو تمہیں اس میں کوئی دقت محسوس نہیں ہوگی کام بھی کرتے رہو گے اور درود بھی پڑھتے رہو گے چنانچہ اس کلرک نے درود پڑھنا شروع کر دیا اور جب میں نے فارموں پر دستخط کئے تو اس نے بڑا بشاش چہرہ بنا کر مجھے بتایا کہ میاں صاحب میں نے اتنی بار (اس نے دو تین سو کے درمیان کوئی عدد بتایا) درود پڑھ لیا ہے۔ اب دیکھو یہ ایک خیال ہی ہے۔ اگر آپ کو ہر وقت یہ خیال رہے کہ ہم نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ اپنے رب کے حضور نہایت انکساری کے ساتھ جھکتے ہوئے خرچ کرنا ہے تو آپ ایسا کر سکتے ہیں اور آپ کے کسی کام میں حرج بھی واقع نہ ہوگا''۔ پھر خواتین کو خصوصاً نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ''آپ کھانا پکا رہی ہوتی ہیں۔ آپ دیگچی میں چمچہ ہلا رہی ہوتی ہیں تا مسالہ بھون لیں تو آپ اپنے ہاتھ کی حرکت کے ساتھ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم پڑھ سکتی ہیں۔ آپ اپنے ہاتھ کی حرکت کے ساتھ اللھم صل علی محمد وعلیٰ ال محمد پڑھ سکتی ہیں۔ اسی طرح جو کھانا تیار ہوگا وہ کھانے والوں کے معدہ میں صرف مادی غذا ہی مہیا نہیں کرے گا بلکہ آپ کی دُعاؤں کے نتیجہ میں انہیں روحانی غذا سے بھی حصہ ملے گا۔ گویا وہ مادی غذا کے ساتھ ساتھ روحانی غذا بھی کھا رہے ہونگے اور دُعائیں ان کے بدن کا جزو بن رہی ہونگی۔ غرض آپ اپنے بچوں کو کپڑے پہنا رہی ہوتی ہیں آپ اپنے بچوں، والدین، خاوندوں یا دوسرے عزیزوں کے کپڑے دھو رہی ہوتی ہیں گھر میں صفائی کر رہی ہوتی ہیں یا دوسرے گھریلو دھندوں میں مصروف ہوتی ہیں تو ان کاموں کو انجام تک ضرور پہنچائیں لیکن اس کے ساتھ دُعائیں بھی کرتی جائیں۔ (المصابیح صفحہ ۱۶)

یہی پاکیزہ کلمات اور دُعائیں ہیں جو معاشرے کو جنت نشان بنا دیں گی۔ اور یہی جنت ایک نئی تجلی کے ساتھ آخرت میں ہمارے استقبال کیلئے کھڑی ہوگی۔

نیکی سے بڑھ کر احسان

عبدالمالک لاہور

اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں ہمدردی کا جذبہ پیدا کیا ہے بلکہ جانوروں میں بھی یہ صفت ہے کہ وہ آپس میں محبت پیار اور ہمدردی کرتے ہیں قرآن پاک میں سات سو سے زائد احکامات ہیں جن میں دو طرح کے حکم ہیں ایک حکم ہے ''یہ کرو'' اور ایک حکم ہے ''یہ نہ کرو'' جہاں کرنے کا حکم ہے وہاں انسان کو سمجھا دیا کہ اس کا یہ فائدہ ہوگا اور جہاں منع کیا ہے وہاں بھی بتا دیا کہ یہ نقصان ہوگا خدا تعالیٰ کی ہر بات حکمت سے پُر ہے اور جوں جوں انسان تجربہ کرتا ہے تو صدق دل سے گواہی دیتا ہے کہ جو اللہ نے فرمایا اس پر اسطرح میں نے عمل کیا تو فائدہ ہوا یا نقصان سے محفوظ رہا۔ ان احکام قرآنی میں ایک حکم ہے ''احسان کرو'' احسان کی تین اقسام ہیں۔

۱۔ نیکی کے بدلہ نیکی کرنا جو ہر کوئی کر لیتا ہے۔

۲۔ احسان یاد دلانا جس سے منع فرمایا ہے چنانچہ محسن انسانیت حضرت محمد ﷺ کا ارشاد ہے کہ وہ جو بات بات پر احسان جتلاتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں دردناک عذاب دے گا۔

(مسلم کتاب الایمان)

احسان کا خیال نہ ہو اور شکر گزاری پر نظر نہ ہو ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ''اس خدا کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے لوگو! ہم تم کو صرف اللہ کی رضا کیلئے کھانا کھلاتے ہیں نہ ہم تم سے کوئی جزا طلب کرتے ہیں نہ تمہارا شکر چاہتے ہیں۔ (سورۃ دہر آیت ۹۔۱۰)

ہر نیکی کی جزا ہے بلکہ نیکی کا خیال ہو اور عمل کی مہلت نہ ملے پھر بھی جزا مل جاتی ہے۔ اور بعض نیکیاں آسانی سے ہو جاتی ہیں مثلاً پانی پلانا۔ صحیح راستہ بتانا راستے سے پتھر ہٹا دینا مگر بعض مشکل ہیں بعض کا تعلق مال سے ہے تو بعض کا صحت سے بعض کا وسائل سے تو بعض کا عمر سے الغرض ہر نیکی کرنے والوں کو حکم ہے کہ نیک کام اگر خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر اور اطاعت رسول سے کرو گے تو جزا پاؤ گے لیکن اگر دکھاوا ہے مقصد شہرت ہے تو اس کا کوئی ثواب نہیں ہے۔ بلکہ اللہ کی ناراضگی ملے گی نیکی سے بڑھ کر احسان کرنا ہے جس کے بارہ میں ارشاد خداوندی ہے کہ

ان اللہ یحب المحسنین

(سورۃ البقرہ آیت ۱۹۶)

اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے بہت سے انسان خدا تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں اس کے مطابق نیک اعمال بھی بجا لاتے ہیں تا کہ خدا تعالیٰ کے محبوب بن جاویں مگر وہ جن سے خدا خود محبت کرتا ہے ان میں سے ایک گروہ احسان کرنے والوں کا ہے۔ اور وہ کسی انسان سے جزا یا شکریہ کے طلب گار نہیں ہوتے۔

احسان بھی لوگ کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی خاطر اس کی مخلوق سے کرتے ہیں مگر جس ہادی برحق محسن انسانیت ﷺ کو خدا تعالیٰ نے تمام زمانوں کیلئے نمونہ بنایا آپ سب سے بڑے محسن انسانیت ہیں آپ نے ہر قسم کی مخلوق پر احسان فرمائے۔ یہاں تک کہ جب انسان اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں تو ان کی تدفین کا طریق ایسا بتایا جو دوسرے مذاہب میں موجود نہیں ہے۔ زندہ تو کیا مردہ پر بھی احسان فرمایا آپ انبیاء علیہم السلام کے محسن ہیں آپ عورتوں کے محسن ہیں آپ نوجوانوں کے محسن ہیں آپ مزدوروں پر احسان کرنے والے ہیں آپ مظلوموں کے محسن ہیں جن کو ظلم سے نجات کے طریق بتائے اور بادشاہوں کے محسن ہیں جن کو امور سلطنت سکھائے۔ آپ تاجروں کے لئے محسن ہیں آپ والدین کیلئے محسن ہیں آپ استادوں کیلئے محسن ہیں آپ ہر نیک انسان اور ہر قسم کی نیکیوں میں ترقی کرنے کے خواہاں انسانوں کیلئے محسن ہیں کیونکہ ہر قسم کی نیکیاں کرنے کے گر آپ نے سکھائے۔

پس ہر ایک انسان کی خواہش ہے کہ اللہ مجھ سے محبت کرے مگر شرط یہ ہے کہ وہ احسان کرنے والے محض خدا تعالیٰ کی رضا کیلئے بن جائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اس پر عمل کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ محسن انسانیت ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کریں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کامل اطاعت رسول نصیب فرمائے تا کہ ہم محبوب خدا اور محبوب رسول بن جاویں اور اس گروہ میں شامل ہو جائیں جن سے خدا تعالیٰ خود محبت کرتا ہے اللہ کرے ایسا ہی ہو۔

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون: 629443

وصایا: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتیں ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت کے ایک ماہ کے اندر اندر دفتر ہذا کو آگاہ کریں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15126:۔ میں محمد اسماعیل طاہر ولد مکرم غلام رسول صاحب قوم بانڈے پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.1.2001 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اس وقت میری منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ملازمت کرتا ہوں جس سے مجھے کل مبلغ -/3069 روپے ملتے ہیں جس کے 1/10 حصہ کی وصیت کرتا ہوں آبائی جائیداد ابھی تقسیم نہیں ہوئی والدین بحیات ہیں جب بھی تقسیم ہوگی اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کروں گا۔ انشاءاللہ

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل کی جائے۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

نعیم احمد ڈار قادیان — محمد اسماعیل طاہر قادیان — انیس احمد اسلم قادیان

وصیت نمبر 15127:۔ میں رفیق احمد خان ولد مکرم سلطان احمد صاحب خان پٹھان پیشہ معلم وقف جدید بیرون عمر ۳۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18.1.2000 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل جائیداد ہے۔

آبائی جائیداد میں ایک مکان مسکرا یوپی میں ہے۔ رقبہ 50x40 ہے اس میں تین بھائی اور ایک بہن حصہ دار ہیں یہ جائیداد ابھی تقسیم نہیں ہوئی حصہ ملنے پر اطلاع کردی جائے گی۔ میں مذکورہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

میں وقف جدید بیرون میں بطور معلم خدمت سرانجام دے رہا ہوں۔ اس وقت مجھے ماہوار مبلغ -/2150 روپے مع الاؤنس تنخواہ ملتی ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمد کا 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا انشاءاللہ۔

اس کے علاوہ اگر مزید کوئی آمد یا جائیداد کبھی پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ ریحان احمد ظفر — العبد رفیق احمد خان — گواہ فرید احمد قریشی

وصیت نمبر ۱۵۱۲۸:۔ میں سید آفتاب احمد نیّر ولد مکرم سید محمود الحسن صاحب مرحوم قوم مسلم سید پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال پیدائشی احمدی ساکن خانپور ملکی ڈاکخانہ غازی پور ضلع مونگھیر صوبہ بہار

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱-۱-۲۰۰۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ البتہ میں اس وقت صدر انجمن احمدیہ کا ملازم ہوں جس سے ماہانہ -/۳۲۴۲ تنخواہ معہ الاؤنس ملتی ہے۔ میں تازیست اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اس کے علاوہ اگر کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل تصور کی جائے۔

گواہ — العبد — گواہ

شکیل احمد — سید آفتاب احمد نیر — محمد انور احمد

موسیٰ بنی مائنز — مبلغ سلسلہ — مبلغ جمشید پور

وصیت نمبر ۱۵۱۲۹:۔ میں شیخ محمد علی ولد مکرم غلام علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۷۷ء ساکن بریشہ ڈاکخانہ بریشہ ضلع کلکتہ نمبر ۸ صوبہ بنگال

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱-۱۲-۲۰۰۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری درج ذیل منقو غیر منقولہ جائیداد ہے۔

میری ذاتی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ البتہ میری آبائی جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔ (ا) دو کٹھ زمین میں پکا مکان جس کی اندازاً قیمت چھ لاکھ روپے ہوگی۔ اور دکان کی قیمت اندازاً دو لاکھ روپے ہوگی۔ اس میں دو بھائی اور چار بہنیں حصہ دار ہیں۔ اس میں سے جب بھی مجھے حصہ ملے گا۔ اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دے دونگا۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔

میں صدر انجمن احمدیہ کا ملازم ہوں اس وقت مجھے معہ الاؤنس مبلغ -/۲۷۸۴ روپے ماہوار تنخواہ مل رہی ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔

اس کے علاوہ اگر مزید کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

ملک محمد مقبول طاہر — شیخ محمد علی — عبد المومن راشد

وصیت نمبر 15130:۔ میں مسرت جمیل زوجہ جمیل احمد صاحب بھٹی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن 14D linton Street ڈاکخانہ Intali ضلع کلکتہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.7.2000 یہ وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل جائیداد ہے۔ میری اس وقت غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ ۲۔ میرے والد صاحب عبد العظیم مرحوم درویش تھے آبائی جائیداد کوئی نہیں ہے۔ ۳۔ منقولہ جائیداد میں حق مہر بذمہ خاوند مبلغ 5018 روپے۔

طلائی زیور ہار کانٹے انگوٹھی 2 عدد نتھ ایک ٹکہ وزن ۴۴ گرام ہے۔ اس کی موجودہ قیمت -/13200 روپے ہے نقرئی زیور ایک سیٹ وزن 157 گرام موجودہ قیمت -/785 روپے۔ میں مذکورہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی ہوں میں ماہوار سلائی سے -/500 روپے کماتی ہوں۔ جس کا ماہوار مبلغ پچاس روپے اور سالانہ مبلغ 600 روپے چندہ حصہ آمد بنتا ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی آمد کا 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتی رہوں گی۔ انشاءاللہ اس کے علاوہ اگر کبھی مزید کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتی رہوں گی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ — الامۃ — گواہ شد

نعیم احمد طاہر ابن عبد اللطیف صاحب — مسرت جمیل اہلیہ جمیل احمد بھٹی — جمیل احمد بھٹی شوہر موصیہ

وصیت نمبر 15131:۔ میں ٹی اے زبیر احمد ولد ٹی ایچ عبد الرزاق صاحب قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۸۰ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14.4.01 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی میری اس وقت منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ والد صاحب کا ایک مکان الیپی کیرلہ ہے جس میں ۴ بھائی ایک بہن حصہ دار ہیں۔ والد صاحب حیات ہیں۔

خاکسار اس وقت جامعہ احمدیہ قادیان کا طالب علم ہے اس وقت مبلغ -/800 وظیفہ ملتا ہے اس میں -/400 روپے جیب خرچ کے 1/10 حصہ کی وصیت کرتا ہوں اس کے علاوہ دفتر لجنہ اماء اللہ سے مبلغ -/300 روپے الاؤنس ملتا ہے میں اس کے بھی 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ بھارت کرتا ہوں اور جو بھی آمد مزید ہوگی اس کا 1/10 حصہ تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔

نیز اگر کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت 1.4.2000 سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

محمد انور احمد قادیان — ٹی اے زبیر احمد — نعیم احمد ڈار قادیان

وصیت نمبر 15132:۔ میں خواجہ عبد الوحید انصاری ولد مکرم خواجہ عبد الواجد صاحب انصاری قوم مسلمان پیشہ وظیفہ یاب عمر ۶۱ سال پیدائشی احمدی ساکن مہدی پٹنم ڈاکخانہ ہمایوں نگر ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش۔

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 نومبر 2000ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میری اس وقت کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میں وظیفہ یاب سرکاری ملازم ہوں۔ اور سرکار سے مجھے اس وقت ہر ماہ 5700 روپے بطور وظیفہ ملتا ہے جس کے 1/10 حصہ کی میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام وصیت کرتا ہوں۔ اور ہر ماہ میں اپنی پنشن -/5700 روپے کا 1/10 حصہ بطور چندہ حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر مستقبل میں میں کچھ زائد آمدنی بھی پیدا کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی رہے گی۔ اور اس آمد پر بھی میں ہر ماہ 1/10 حصہ حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ اگر مستقبل میں میں کوئی جائیداد پیدا کروں تو بھی اس کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

محمد رحمت اللہ غوری حیدرآباد — خواجہ عبد الوحید انصاری حیدرآباد — انور حسین حیدرآباد

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly **BADR**

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Pynjab ((INDIA)

☎ (0091) 01872-20757
01872-21702
FAX:(0091) 01872-20105

Vol - 50 Thursday, 19th July 2001 Issue No 29

۸۰ سالہ خاتون کو جیتے جی مردہ قرار دیکر پوسٹ مارٹم کر ڈالا

فلورینس (اٹلی) کے ایک ہسپتال کے ڈاکٹروں نے ایک ۸۰ سالہ خاتون کو جیتے جی مردہ قرار دیکر اس کا پوسٹ مارٹم کر ڈالا بعد ازاں جب لغزش کا احساس ہوا تو اسے بچانے کی کوشش کی گئی لیکن وہ جانبر نہ ہو سکی۔ اس واقعہ نے یہاں زبردست کھلبلی مچادی ہے اور محکمہ صحت کے حکام نے داخلی انکوائری کا حکم جاری کر کے مرحوم کے ورثاء سے معافی مانگی ہے۔ واقعہ یوں بتایا جاتا ہے کہ سان گیوانی ڈی ڈیوڈی ٹورے گلی کے ڈاکٹروں نے بدھ کے روز دوپہر کو دو بجے ۸۰ سالہ خاتون کو جن کا نام نہیں ظاہر کیا گیا ہے مردہ قرار دے دیا اس کے بعد پوسٹ مارٹم کر کے لاش کو مردہ خانہ بھیج دیا گیا۔ مردہ خانہ کے ایک ڈاکٹر کو مردہ قرار دیئے جانے والے جسم میں حرکت دکھائی دی تو وہ بہت متحیر ہوا اور اس نے معاملہ کی جانچ کرنے کا فیصلہ کیا جب کہ اس کے رفقاء اسے یہ باور کرانے کی کوشش کر رہے تھے کہ پوسٹ مارٹم کے بعد مردہ جسم میں حرکت ہونا عام سی بات ہے۔ جانچ پڑتال کرنے پر خاتون کے زندہ ہونے کا یقین ہوا انہیں دوبارہ ہسپتال لے جایا گیا لیکن ان کی حالت بگڑتی چلی گئی بعد ازاں جمعہ کی دوپہر کو ایک بجے انہیں دوبارہ مردہ قرار دیا گیا۔ مقامی ہیلتھ اتھارٹی نے سنیچر کو جاری کردہ ایک بیان میں تسلیم کیا کہ یہ ایک پیشہ ورانہ غلطی تھی۔ (ہند سماچار ۱۹ جون ۲۰۰۱)

تصوّر سے زیادہ ایٹمی ہتھیار

نیوز ویک میگزین کے مطابق امریکہ کے صدر جارج ڈبلیو بش کو اس وقت حیرت کا جھٹکا لگا جب انہیں امریکہ کے ایٹمی اسلحہ کی تعداد کے بارے میں بتایا گیا۔ وائٹ ہاؤس کے نامعلوم اندرونی ذرائع نے بتایا ہے کہ صدر بش نے پچھلے ماہ ہتھیاروں کے بارے میں سن کر کہا ”مجھے خیال بھی نہیں تھا کہ ہمارے پاس اتنے ہتھیار ہیں“۔ کہا جاتا ہے کہ صدر نے کہا، ”ہم ان کا کیا کریں گے؟“ میگزین نے لکھا ہے کہ یہ کوئی احمقانہ سوال نہیں تھا۔ کیونکہ امریکہ کے پاس واقعی بہت بڑا ذخیرہ ہے۔ اس کے پاس ۵۴۰۰ بین براعظمی بیلسٹک میزائل ہیں۔ ۱۷۵۰ ایٹم بم اور کروز میزائل ہیں جو بی-۲ اور بی-۵۲ سے پھینکے جانے کو تیار ہیں۔ ۱۶۷۰ ٹیکنیکل ایٹمی ہتھیار ہیں اور ۱۰ ہزار دیگر ہتھیار امریکہ کے آس پاس بنکروں میں ہیں۔ لیکن اس ایٹمی ہتھیاروں کی ذخیرہ اندوزی پر لگام لگائی جا سکتی ہے۔ صدر بش اسلحہ کو کم کرنے کے حق میں ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اسے محفوظ قابل انتظام اور کم خرچ سطح پر رکھا جائے۔ وزیر دفاع ڈونالڈ رومسفلیڈ بش کے اس مقصد کے حصول کیلئے پینٹاگن میں کچھ تیاریاں کر رہے ہیں۔ انہوں نے ریٹائرڈ جنرل جارج لی ٹیلر اور سابق ریگن انتظامیہ کے قومی سیکورٹی گرو رچرڈ پرلے کو اس کام کیلئے بلایا ہے۔ پرلے نے میگزین کو بتایا کہ مجھے ایسی کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ ہم یہ تعداد ۱۰۰۰ سے کم کیوں نہیں کر سکتے۔ میں انتہائی سخت کنٹرول کے تحت کم از کم ممکن ہتھیاروں کے حق میں ہوں۔ پرلے نے کہا ”سچائی یہ ہے کہ ہم انہیں کبھی بھی استعمال کرنے والے نہیں ہیں۔“ روسی بھی کبھی اپنے ہتھیار استعمال نہیں کریں گے“۔

بدر:- صرف ایک ہی ملک میں اس قدر ہتھیاروں کے ہوتے ہوئے موت کے بادل کیوں نہ منڈلائیں قرب قیامت کی یہ کوئی چھوٹی علامت تو نہیں۔

ESTD:189[illegible]
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL
AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

ضروری اعلان

درج ذیل موصی حضرات کی وصیتیں ۸۸-۸۷ء میں حصہ آمد میں کوئی رقم نہ ادا کرنے کے سبب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر معلق ہو گئی تھیں جس کی اطلاع ہر ایک کو ۸۹ء میں بھجوا دی گئی تھیں۔ لیکن ان کی طرف سے کوئی رابطہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان سے نہیں ہے۔ نہ ہی ان کی طرف سے بحالی وصیت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔

اگر ان موصی / موصیہ حضرات سے کسی کا رابطہ ہو تو دفتر کو اطلاع دیکر ممنون فرمائیں ورنہ دفتر ان کی وصایا کو منسوخ کرنے کی کارروائی کرنے پر مجبور ہو گا۔

۱- مکرم عطاء الرحمٰن صاحب ولد مکرم عبدالحیٔ صاحب سکندر آباد وصیت نمبر 14309
۲- مکرمہ بشیرہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم مرزا محمد بیگ صاحب حیدر آباد وصیت نمبر 13895
۳- مکرم اے عبدالقادر صاحب ولد مکرم محی الدین صاحب مرکرہ وصیت نمبر 14211
۴- مکرم ایم اے محمد صاحب ولد مکرم ادین صاحب مرکرہ وصیت نمبر 14212
۵- مکرمہ زینت النساء صاحبہ زوجہ مکرم ایم اے محمد صاحب مرکرہ وصیت نمبر 14213
۶- مکرم زین الدین صاحب ولد مکرم عبدالقادر صاحب مرکرہ وصیت نمبر 14214
۷- مکرمہ عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم وی کے ابراہیم صاحب مرکرہ وصیت نمبر 14215
۸- مکرم ایم سی محی الدین صاحب ولد مکرم ادین صاحب مرکرہ وصیت نمبر 14217
۹- مکرمہ عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم ایم ای محی الدین صاحب وصیت نمبر 14218

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

ٹھٹھا سرالی اور کالیکی (پنجاب) میں تربیتی جلسہ

۲۷/ اپریل کو ٹھٹھا سرالی میں جناب سرپنچ صاحب ٹھٹھا کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں مسلمانوں کے علاوہ گاؤں کے بعض غیر مسلم بھی شامل ہوئے۔ خاکسار نے تلاوت کی اس کے بعد مکرم ممتاز صاحب معلم کھڑکا نے اسلام اور سکھ دھرم نیز گرنتھ صاحب کی پیشگوئیوں کے مطابق کلکی اوتار کے موضوع پر تقریر کی۔ جناب سرپنچ صاحب نے بھی اس موضوع پر کہ اسلام دھرم ہی سب سے اچھا دھرم ہے۔ نیز جماعت احمدیہ صحیح رنگ میں خدمت اسلام کر رہی ہے۔ اس پر روشنی ڈالی۔

بعدہٗ خاکسار نے احمدیت کی تعلیم و عقائد نیز موجودہ دور میں جماعت کی کارکردگی پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد خاکسار نے دُعا کروائی۔ اور لوگوں میں شیرینی بانٹی گئی۔ دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

۲- اسی طرح مورخہ ۵-۶ کو کالیکی میں زیر صدارت رفیع صاحب ایک تربیتی اجلاس ہوا۔ تلاوت عزیزم طارق احمد نے اور نظم عزیزم یوسف علی نے پڑھی۔ بعدہٗ خاکسار نے جماعتی ترقی و ضرورتوں کے موضوع پر تقریر کی۔ نیز چندوں کی بروقت ادائیگی پر روشنی ڈالی۔ مکرم رفیع صاحب نے بد رسومات کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہٗ دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

صوبہ تامل ناڈو کے میلاپالیم گاؤں میں رحمانیہ ہائیر سکول اور پرائمری سکول اور ہائی سکول جس کا منیجر اور کورسپانڈنٹ خاکسار ایس ایس حسن ابوبکر صدر جماعت احمدیہ میلاپالیم ہے نے گجرات ریلیف فنڈ کیلئے متاثرین کیلئے کپڑے اور چاول اور دیگر ضروری اشیاء طلباء کے ذریعہ ان کے گھر گھر جا کر سامان اور روپیہ اکٹھا کیا۔ خدا کے فضل سے -/۱۶۰۰۰ روپے جمع ہوئے جو Collector کے پاس ڈرافٹ کی صورت میں دیئے گئے۔ علاوہ ازیں ۱۶۰۲ کلو چاول اور ۳۲۲۰ کلو کپڑے جمع ہوئے جو بوریوں میں بند کر کے بذریعہ ٹرین بھجوائے گئے۔ یہ تمام کام طلباء اور اساتذہ نے کئے۔ اللہ تعالیٰ اس حقیر مساعی کو قبول کرے۔ (ایس ایس حسن ابوبکر صدر جماعت میلاپالم - تاملناڈ)

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072

Ph: SHOWROOM : 237-2185 236-9893 WAREHOUSE : 343-4006 343-4137 RESI : 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX : 91-33-236-9893